یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ: "اہلحدیث امرتسر"

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث

امرتسر

ورد و انہ کرو ورخ مصطفےٰ
[illegible] حدیث کیا؟

نمبر ۴۸ — جلد ۹

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ ڈاک وغیرہ جلد واپس ہوگی۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین کے واپس کرنے کا وعدہ نہیں بلکہ ردی جانکر تلف کئے جائینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔ للعہ
ودیگر امرا و جاگیرداران ۔ سے ۔ للعہ
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ پیشگی
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے +

امرتسر مورخہ ۱۵ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء یوم جمعہ مبارک

مکہ شریف کا فتوےٰ

ریاست اندور میں آجکل مسلمانوں کی خوش قسمتی سے دو گروہوں (حنفی اور اہلحدیث) میں مقدمہ بازی ہو رہی ہے۔ مضمون نزاع کیا ہے۔ اللہ اکبر کہتے ہوئے زبان کو شرم دامنگیر ہوتی اور لکھتے ہوئے قلم شق ہوتا ہے ایک فریق کا دعوےٰ ہے کہ دوسرا فریق مسجد میں نماز پڑھنے نہ آنے۔ یہ کون فریق ہے اس کے بتلانے کی حاجت نہیں جو فریق ہمیشہ اور ہر جگہ ایسا کہا کرتا ہے وہی ہے یعنے حنفیہ کرام اثناء مقدمہ میں احناف نے کوشش کی کہ مکہ معظمہ سے فتوےٰ اہلحدیث کے برخلاف حاصل کر کے ان کو نیچا دکھایا جائے گو یہ کوشش اون کی ہندوستان جیسے قانونی ملک میں بے سود ہے جہاں کی اعلےٰ عدالتوں نے بشہادات قرآن و حدیث اور کتب فقہ فیصلے کر دیئے ہیں کہ اہلحدیثوں کو ہر ایک مسجد میں نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے تاہم انہوں نے اور نے کسی طرح ایک فتوےٰ حاصل کیا جس کے مفتی صاحب کو افسوس ہم نہیں جانتے کون صاحب ہیں۔ ہمارے پاس وہ فتوےٰ بغرض جواب آیا پہلے تو ہم نے اوس کو اس عزت کے قابل بھی نہ سمجھا کہ اسکا جواب دیا جائے لیکن سائلوں کے اصرار پر ہمیں خیال ہوا کہ بحکم ہرچہ گردم بمجبوری دوستاں کردم" چند منٹ اس پر بھی لگا دیں فتوےٰ عربی میں ہے مگر عربی بھی تھرڈ کلاس کی سائل نے اوس کا ترجمہ بھی ساتھ بھیجا ہے۔ جس کو معمولی سی اصلاح کے بعد ہم درج ذیل کرتے ہیں: ناظرین سوال و جواب ذرہ غور سے پڑھیں ہو ھذا:۔

(نقل ترجمہ فتوےٰ آمدہ از مکہ معظمہ)

(س) کیا فرماتے ہیں علماء دین و فضلاء شرع متین اس مسئلہ میں کہ ادائی نماز جماعت حنفی المذہب میں چند اشخاص غیر مقلد شریک ہو کر نہایت زور سے آمین بالجہر و رفعیدین کرتے ہیں اور پاؤں کو بہت کشادہ کر کے نماز کے لئے قیام میں کھڑے ہوتے ہیں اور تقلید شخصی یعنے ایک امام کی تقلید سے وہ بالکل منکر ہیں اور نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں صرف قرآن شریف اور حدیث شریف پر عمل کرنے کا اقرار کرتے ہیں اور وہ اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں ایسے اشخاص کو نماز میں شامل ہونے سے کوئی امر فساد اور کراہت شرعی نماز جماعت حنفی اہل فقہ میں واقع ہوتی ہے یا نہیں۔ اور وہ لوگ فرقہ سنت والجماعت یعنی حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ یا حنبلی میں شامل ہے یا خارج۔ یا فرقہ ضالہ میں ہیں اور اون کو روکنا اور دخل مسجد حنفی سے باز رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

نہیں فاسد ہوتی ہے نماز مصلی حنفی کی اس سے اور نہ مکروہ ہوتی ہے مگر منکر تقلید مذاہب اربعہ کا گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے

اخبار مسلمان کہ یہ ایک ہفتہ وار اخبار ہے جس میں اسلام کی خوبیاں اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا جواب ہوتا ہے زیر ایڈیٹری مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) قیمت [illegible]
[illegible] خریداران اخبار اہلحدیث سے صرف [illegible] ممالک غیر سے [illegible] خریداران اہلحدیث سے [illegible]

AsliAhleSunnet.com

واجب ہے حکام پر سزا دینا اور باز رکھنا غیر مقلدین کو سخت سزا کے ساتھ۔ کیونکہ یہ چاروں مذہب تو قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہیں اور یہی مذہب ہیں شریعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہے پھر جو کوئی نکل گیا شرع شریف سے ایسا حکم دیا گیا کفر کا پس جائز نہیں ہے کسی کو مسلمانوں میں سے اتباع غیر مقلد کی اور موافقت کرے اوس کے ساتھ اور نہ کہنا ماننے اوس کا اور واجب ہوتا ہے اوپر حکام مسلمین کے اور والیان کاروبار حکومت کے یہ کہ ضرور توبیخ کریں غیر مقلدین کو اس گفتگو خراب سے کیونکہ تابعداری ان چار مذہب کی واجب ہے یعنے تابعداری ان میں سے ایک کی ضروری ہے اور انکار نہیں کرتا ہے مذاہب اربعہ کا مگر جاہل یا فاسد اور خراب عقیدہ والا اور تعزیر ارا جاوے جس نے کہ تقلید کی سوائے ان چار مذہبوں کے اور اسی واسطے کہا بیچ متن کتاب جوہر التوحید کے بعد گفتگو کثیر کے واجب ہے تقلید ایک امام مجتہد کامل کی ان چاروں میں سے اور فرمایا شارح جوہر التوحید نے کہ نام اسکا عبد السلام ہے کہ تقلید چاروں اماموں سے ایک مجتہد کی واجب ہے جو ان میں بڑا علامہ بیچ جاننے احکام فروع کے ہوتا کہ شرعی حکم سے سبکدوشی ہو سکے جونسے امام کی چاہے تقلید کرے فاضل ہو یا مفضول ہو زندہ ہو یا میت واسطے باقی رہنے قول اوس مجتہد کے کیونکہ اون کی موت سے اونکا مذہب نہیں چلا جاتا جیسے کہ فرمایا امام شافعی رضی اللہ عنہ نے جس شخص نے کہ تقلید کی ایک کی ائمہ اربعہ سے اور ایسے پر اجماع ہو گیا ہے کہ جس نے تقلید کی فروعات مسائل میں اور پر اجتہاد ایک کے ان میں سے پس وہ شخص بری ہوا عہدہ تکلیف سے فرمایا محشی علامہ ستوانی نے قول۔ اور واجب ہوتی ہے تقلید ایک مجتہد کی چاروں ائمہ میں سے پس نہیں جائز ہوتی تقلید غیر ان چاروں اماموں کے کسیکی اگرچہ ہو بہت بڑا صاحب حسنین اور کہا علامہ باجوری نے بیچ حاشیہ کے اوپر متن کتاب جوہرہ کے اور واجب ہے تقلید ایک مجتہد کی ان چاروں میں سے اور یہ مذہب ہے تمام اصولیین اور جمہور فقہا اور تمام محدثین کا اب جس وقت جان لیا تو نے پھر جس شخص نے انکار کیا ایک امام کا ائمہ اربعہ سے ہو جاویگا کافر توڑنے والا اجماع امت کا اور نفی کرنے والا انکے وجوب کا اور یہ وجوب ہے کہ واجب کیا اس کو اللہ تعالے نے اپنے قول کے ساتھ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ آہ۔ اب رہا قول غیر مقلدین کا کہ ہم اہل حدیث ہیں اور عمل کرتے ہیں ہم قرآن اور حدیث پر پس قول اونکا مردود ہے۔ خاص تحقیق یہ طریقہ ہے اوسکا جس میں اہلیت ہو اجتہاد کی اور اجتہاد منقطع ہو چکا کئی زمانوں اور برسوں سے ۔"

(اس سے آگے مفتی صاحب نے مراتب اجتہاد کا ذکر کیا جس کو اصل دعوے سے کوئی تعلق نہیں اسلئے ہم اوس کو حذف کرتے ہیں۔ ایڈیٹر)

اہلحدیث فاضل مفتی کی قابلیت خود اسی سے ظاہر ہے کہ آپ خود ہی لکھتے ہیں۔ اجتہاد بہت عرصہ سے ختم ہے پھر خود ہی تقلید کو اجماع سے ثابت کرتے ہیں حالانکہ اجماع بغیر مجتہدین کے ہوتا ہی نہیں اجماع کی تعریف یہ ہے:-

الاجماع اتفاق مجتهدی هذه الامة فی عصر واحد علی امر شرعی

(نور الانوار حسامی مسلم الثبوت۔ توضیح تلویح وغیرہ)

یعنے اجماع اوس کو کہتے ہیں جو ایک زمانے کے سب مجتہد کسی شرعی مسئلہ پر اتفاق کریں۔" جب بقول مفتی صاحب اجتہاد ختم ہے تو اب اجماع کیسا؟ اں مفتی صاحب کا فرض تھا کہ مجتہدین کے زمانے کا اتفاق بتلاتے کہ تقلید کرنی ضروری ہے حالانکہ ایسا کوئی اجماعی قول آپنے نہیں بتلایا۔ بتلاتے بھی کہاں سے جبکہ ائمہ مجتہدین تقلید سے فرماتے گئے" امام احمد حنبل رحمہ اللہ کا قول ہے

لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی ولا غیرهم وخذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنة ۔

(الیواقیت والجواہر للشعرانی) نہ ہماری تقلید کرو نہ امام مالک کی کرو نہ اوزاعی کی نہ نخعی کی نہ کسی کی بلکہ جہاں سے اونہوں نے احکام حاصل کئے ہیں تم بھی کرو کتاب وسنت یعنی قرآن وحدیث سے۔

ہم بہت خوش ہوتے اور تقلید کو ماننے پر طیار بھی ہو جاتے اگر مجتہدین کے زمانے میں تقلید کا رواج ثابت ہوتا۔ ایسے غیر مقلد مصنفوں کے کہنے سے تو ایسا مشکل مسئلہ حل نہ ہوگا۔

مفتی صاحب کی خدمت میں ہم ایک اصولی گفتگو عرض کرتے ہیں۔ کتب اصول میں یہ اصول متفق علیہ ہے کہ اثبات مسائل کے لئے چار اصول ہیں۔ قرآن۔ حدیث اجماع اور قیاس ان کے سوا اثبات مسائل کے لئے اور کوئی سبیل نہیں۔ مفتی صاحب نے نہ قرآن مجید سے ثبوت دیا ہے نہ حدیث شریف سے نہ اجماع مجتہدین سے نہ قیاس مجتہد سے بلکہ ایک ایسے مصنف کی کتاب (جواہر التوحید) کا نام لیا ہے جو نہ مجتہد ہے نہ صاحب قیاس بلکہ ایک معمولی مقلد جسکا قول کسی طرح حجت شرعی نہیں۔ علماء اصول نے مجتہد کا قول بھی وہی حجت بتلایا ہے جسکا مقیس علیہ (اصل) ملتا ہو نہ کہ ہر ایک قول جس کے لئے اصل کچھ نہ ہو تعجب ہے ایسے مفتی صاحب اپنے فن کی رسم المفتی سے بھی واقف نہیں ہوتے ان کو خبر نہیں کہ فتوے لکھنے کی شرائط کیا ہیں در مختار اور رد المحتار کے دیباچہ میں "رسم المفتی" ملاحظہ کریں۔

ہاں خیریت سے ایک آیت بھی لکھی ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ جسکا مطلب یہ ہے کہ جس بات کا کسی کو علم نہیں وہ اس کے جاننے والے سے دریافت کرے۔ بہت خوب۔ لیکن دریافت کرے تو کیا کرے وہی جو بات نہیں جانتا یعنے خدا اور رسول کا حکم۔ پس ہر عامی آدمی کو چاہئے کہ جو بات اون کو معلوم نہ ہو وہ علماء سے پوچھ لیں مگر پوچھیں تو یہ پوچھیں کہ حضرت! اس امر میں خدا اور رسول کا کیا حکم ہے؟ نہ اس سے اگر تقلید ثابت ہوتی تو اون علماء کی ہوتی جن سے سوال کیا گیا نہ کہ ائمہ اربعہ کی۔ مزے کی بات ہے سوال تو ہو موجودہ علماء کو اور جواب بھی دیں گے

مگر تعلیقاً ثابت ہوا کہ اربعہ کی۔ موجودہ علماء اگر اہل
الذکر ہیں تو (بقول مفتی صاحب) ان کی تقلید ثابت
ہوگی اگر اہل الذکر نہیں ہیں تو ان کو سوال ہی کیوں ہو۔
مگر بات دراصل یہ ہے کہ عربی میں مثال ہے الغریق
یتشبث بالحشیش یعنے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا
وہی حال ہے اثبات تقلید میں مفتی صاحب کا لیے دے
کے ایک کتاب جواہر التوحید تھی جس کے مصنف کی کیفیت
بھی معلوم نہیں کون تھا بہرحال اتنا معلوم ہے کہ مجتہد
نہ تھا بلکہ محض مقلد تھا جس کا نہ قول حجت ہے نہ قیاس۔
اس مسئلہ کی مزید تفصیل ہمارے رسالہ اتباع سلف
اور رسالہ اجتہاد و تقلید میں ملیگی۔

ہائے اسلام

مکرم محترم بندہ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب۔
(شیر پنجاب) مولوی فاضل امرتسری مد ظلہ العالی۔

بعد سلام مسنون آنکہ باعث تکلیف یہ ہے کہ براہ کرم اخبار اہلحدیث کے کسی گوشہ میں عبارت ذیل کو بھی تھوڑی سی جگہ مرحمت فرمائیگا ممنون و مشکور ہونگا۔

آہ ایک وہ دن تھا جو لفظ اسلام کو لکھتے ہوئے قلم فخر کرتا تھا یا آج وہ دن ہے کہ نام اسلام کا لیتے ہوئے بھی کلیجہ قلم کا کانپتا ہے۔ آہ اے محبان اسلام کیا آپکو خبر نہیں کہ ہمارے پیشوا حضور نبی صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر محافظان و جان نثاران اسلام مثل حضرت ابوبکر صدیق رض و عمر خطاب رض و عثمان رض و علی رض نے کس کس طرح کی سختیاں و تکالیف اوٹھا کر اس مذہب (پاک) کو کفار و اہل بدعت سے محفوظ رکھکر کیسے ترقی دی اور شرک و بدعت کا اسلام سے نام و نشان مٹادیا۔ آہ آج وہی اسلام ہے کہ مخزن شرک و بدعت کا نظر آرہا ہے۔ خدا کی رحمت نے اون نیم ملاؤں کو جنہوں نے بطمع نفس ہزارہا من گھڑت مسئلے ایجاد کرکے کم عقل و نافہموں کو راہ راست سے ہٹا کر چاہ ضلالت میں گرا دیا افسوس اس سوز دل پر ناظرین ضرور استعجاب فرمادینگے مگر کیا کیا جائے ضبط کی طاقت نہیں رہی ہے

اب کیا رہ گئے ہم جسپہ رقیبوں کا گلہ کریں

ہم تو برسوں کی جان کو پہلے ہی رو چکے
ان ری بیقراری دل کیا کہنا تھا اور کیا بک رہا ہوں
حرف مطلب سے کوسوں دور جا پڑا ہے
کچھ عجب طرح کی حیرت ہوئی تاسری دلپہ
حرف مطلب کو اوٹھاتے ہی قلم بھول گیا

شرک و بدعت یہاں کے لوگوں پر ختم ہے گویا اس منحوس نام نے یہیں کے مسلمانوں میں نشو و نما پائی ہے مفصل حال اگر تحریر کیا جاوے تو ایک دفتر عظیم چاہیے مختصر یہ ہے کہ یہاں کے مسلمانوں میں ایسی ایسی بدعتیں ہوتی ہیں کہ الامان والحفیظ غرض کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کی یہاں ہزاروں مثالیں ممنوعات موجود ہیں جن کو لکھکر فضول کاغذ کو سیاہ کرنا ہے افسوس یہاں کے مسلمانوں کی نہایت ناگفتہ بہ حالت ہے۔ اللہ رحم کرے۔ یہاں کے مسلمان بھائیوں میں نفسانیت بہت ہے۔ ہر شخص کے دماغ میں خصوصیت کی بو بھری ہوئی ہے۔ کار خیر میں تو یہاں کے مسلمان صرف کرنا جانتے ہی نہیں ویسے اور ممنوعات ناجائز کاموں میں بخوشی صرف کر دینگے اگر کوئی کہے کہ فلاں مسجد میں کسی چیز کی ضرورت ہے یا قابل مرمت ہے اوس کے لئے چندہ کیا جاوے تو استغفر اللہ یہ غیر ممکن ہے حالانکہ یہاں بہ چھاؤنی مراد بڑے بڑے ذی عزت و صاحب دولت سوداگران وغیرہ موجود ہیں۔ بلکہ یہاں کے ہمارے مسلمان بھائی بعض تو ایسے بھی ہیں کہ اگر ان کو مسجد کا مال ملجاوے تو اوسکو بھی بلا ڈکار کے ہضم کر جاوینگے (توبہ توبہ) اگر کوئی کہے کہ فلاں کام داخل بدعت ہے۔ اوس کو چھوڑ دو تو اوس بیچارہ کو ہر جگہ خارجی وہابی گردانینگے۔ اگر زیادہ نماز کی تاکید کی جاوے تو جواب دیا جاتا ہے کہ آپ کو نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوا۔ ہمنے ایک مرتبہ نماز شروع کی تھی تو نقصان ہو گیا تھا یا فلاں چیز جاتی رہی تھی۔ غرضکہ یہاں کے مسلمانوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے بلکہ بعض تو سمجھانے پر بگڑ کر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہی نہیں ہیں (نعوذ باللہ) اس وقت مجھکو لکھتے لکھتے ایک پر درد و قابل افسوس بات یاد آگئی۔ کہ یہاں کی بڑی مسجد متصل کوتوالی جو سوداگر سنٹر میں واقع ہے۔ اول تو پہلے ہی سے اوس میں بد انتظامی تھی اور نمازی بھی کم آیا کرتے ہیں مگر نسبت کہ کوئی ویران تو نہیں کہہ سکتا۔ مگر اب وہ چند مسلمان جو بیچارے اس مسجد میں نماز کو آجایا کرتے ہیں غالباً کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی نظر نہیں آوینگے۔ اوس کی وجہ یہ ہے کہ مسجد مذکور کے بالکل برابر ایک مکان ہے یہاں تک کہ مسجد کی داہنی طرف کی دیوار اور اوس مکان کی دیوار بالکل ایک ہے۔ اور مالک مکان مذکور کے سوداگر ہیں اور یہی صاحب مسجد مذکور کے بھی متولی ایک زمانہ سے چلے آتے ہیں۔ مکان مذکور میں اکثر مسلمان و ہندو صاحبان بکرایہ رہا کرتے ہیں مگر اس مرتبہ طرفہ یہ ہے کہ ایک صاحب اہل ہنود سے اوس مکان میں بکرایہ رہتے ہیں مغرب کے وقت جبکہ جماعت مسلمین واسطے ادا نماز کھڑی ہوتی ہے عین اوسی وقت وہ صاحب کرایہ دار اوس مکان کی نشست گاہ میں بہت زور کے ساتھ سنکھ پھونکتے ہیں جس کے سننے سے اوسی وقت ہر مسلمان کی طبیعت پراگندہ و پریشان ہو جاتی ہے جس سے اکثر نمازی اوس مسجد میں نماز پڑھنے سے اجتناب کرنے لگے ہیں۔ اس میں اون بیچارہ کرایہ دار کا کیا قصور ہے ہم کو سخت افسوس مالک مکان پر ہے کہ چند مرتبہ اون سے نمازیوں نے اس بات کی شکایت کی مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ مالک مکان نے ابھی تک کچھ غور نہیں کی اور نہ ابھی تک کسی قسم کا انتظام صاحب موصوف کی جانب سے در پیش ہے۔ امید ہے کہ شائد اب صاحب موصوف کچھ غور فرماویں گے اللہ تعالے ہدایت نیک عطا فرماوے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ کرایہ دار صاحب مکان سے نکال دیے جاویں۔ نہیں بلکہ ہماری یہ رائے ہے کہ مالک مکان خود جا کر کرایہ دار صاحب کو سمجھا دے اس واسطے کہ متولی مسجد کے بھی ہیں اونکا کہنا اوروں سے زیادہ واثر پذیر ہوتا۔ ہماری یہ منشاء نہیں ہے کہ وہ مکان کو چھوڑ دیں بلکہ اپنی طرح ہمارے مذہب کو بھی سمجھکر سنکھ بجانے کا دوسرا وقت تجویز کریں۔ یعنی مغرب سے قبل یا بعد اسی طرح دن میں پانچ وقت نماز ہوتی ہے لہذا وقت نماز سے پہلے یا بعد کو اختیار کریں۔

میں اہل ہنود صاحبان سے معافی کا خواستگار ہوں اس واسطے کہ شائد میری بابت یہ خیال کیا جاوے

AsliAhleSunnet.com

کہ یہ متعصب ہے۔ واللہ مجھکو ہرگز کسی سے تعصب نہیں ہے۔ مجھکو یہ چند الفاظ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کاش کہ صاحب مکان کچھ تھوڑی سی بھی غور فرماتے۔ افسوس حالانکہ بروز جمعۃ الوداع مرزا ابراہیم بیگ صاحب (چغتائی) سکرٹری انجمن اسلام گوالیار نے جامع مسجد میں وعظ فرمایا۔ کہ مسجد کا ایک تنکا بھی صرف میں لایا تو وہ شخص مرتکب سخت جرم کا ہوگا۔ کارخیر میں دینا چاہئیے یا اور خانۂ خدا کی چیز اپنے گھر کا مال سمجھکر صرف کرنا چاہئے غرضکہ مختلف طور پر ہر ایک پہلو پر غور کرکے وعظ فرمایا۔ اور اثناء تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ۔ میری رائے ہے کہ انجمن اسلام گوالیار کی ایک شاخ مرار میں بھی قائم ہونا چاہئے تاکہ اس قسم کی بدنظمی مساجد وغیرہ کی کارپردازان انجمن رفع کیا کریں۔ غالباً یہ تقریر مرزا صاحب کی ان لوگوں پر زیادہ اثر کرتے ہوئے نظر نہیں آتی۔ اس واسطے میرے نزدیک ایسے امورات میں۔ جناب حاجی ولی محمد صاحب پنجابی جنرل مرچنٹ و حافظ احمد علی صاحب سوداگر دنیجروو کان سوڈا واٹر چھاؤنی مرار کو پیش قدمی کرنا لازم ہے بعدان کے اور بہت سے سوداگر چھوٹے موٹے امداد کو تیار ہو جاوینگے اسی طرح اوروں کا بھی حوصلہ بڑھیگا۔ اور جس وقت کہ انجمن قائم کرنے کی رائے قرار پاجاویگی اوس وقت اوس کے انتظام کے متعلق میں اپنی رائے بھی ظاہر کر سکتا ہوں اس وقت تو وہ مضمون ہے کہ سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا

مگر مجھکو ابھی تک یہاں کے مسلمانوں پر جو غور کیا جاتا ہے تو یہ سب باتیں خواب وخیال معلوم ہوتی ہیں کیونکہ ؎

مخفیا کے رسی بگوچہ دوست
جاء تاریک و مرکبت لنگ است

اس واسطے میں اپنی ناقص الرائے سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہاں کے ہمارے مسلمان بھائیوں پر یکایک اثر ہونا ذرا کار دارد ہے ہاں ... اگر جناب مولانا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) یہاں کے مسلمانوں کی طرف ذرا بھی التفات فرماویں تو امید ہے کہ چھاؤنی مرار کے مسلمان بہت جلد راہ راست پر آجاویں۔ لہذا بخدمت جناب مولانا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب (مولوی فاضل) امرتسری سے دست بستہ گذارش ہے کہ جناب کی ایک ادنیٰ توجہ سے یہاں کے مسلمانوں کی حالت بالکل درست ہو جاویگی۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست" جناب موصوف اگر کسی اپنے یہاں کے لائق واعظ کو یہاں پر (چھاؤنی مرار) میں روانہ فرماویں تو امید ہے کہ یہاں کے مسلمانوں کی مذہبی معاملات درجہ استقلال کو پہونچ جاوینگے۔ غرضکہ حضور مولانا موصوف کی ایک ادنے سی ادنے توجہ سے ہمارے مسلمان بھائی رسومات بدعت و ممنوعات سے قطعی باز آجاویں گے اور آیندہ کبھی کارخیر چندہ وغیرہ میں عدم توجہ کو راہ نہ دینگے۔ امید کہ مولانا موصوف ضرور غور فرماویں گے ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مولانا ایک وجہ یہ بھی ہوئی۔ جب جب یہاں پر کوئی لائق واعظ نہیں تشریف لائے۔ اکثر دیکھا گیا کوئی صاحب وعظ کو تشریف لائے تو قبل اس کے کہ وعظ و نصیحت فرماویں پہلے اپنا مطلب کا متمنی ہیں۔ کہ مجھکو ایک مسجد یا کوئی کنوا بنانے کی ضرورت درپیش ہے یا کوئی اور ہی گفتگو کہہ سنائی جس سے تمام حاضرین اس طمع دنیا کو خیال کرکے مجلس وعظ سے اوٹھنا شروع ہو جاتے ہیں اس قسم کے یہاں پر واعظ صاحبان تشریف لاتی ہیں تو پھر کس طرح ان بیچاروں کی نصیحت و عبرت ہو۔ فقط والسلام

خادم المومنین عاصی حکمت اللہ خان خریدار اہلحدیث از چھاؤنی مرار۔ ریاست گوالیار۔

ایڈیٹر۔ جن لوگوں کا اس مراسلہ میں ذکر ہے وہ بھی کوئی عذر معقول یا جواب رکھتے ہوں تو بھیجدیں درج ہو سکتا ہے واعظ کے لئے میں نے اہلحدیث کانفرنس کے دفتر دہلی کو لکھا ہے کہ جناب مولوی عبیدالرحمن صاحب کو چند روز کے لئے ریاست گوالیار میں بھیجدیں دہلی دفتر سے آپ کو اطلاع ملے تو انتظام کر رکھئے گا۔

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

(از منشی عبدالرحیم صاحب موصعاز بارا)

الٰہی تو قاضی حاجات ہے
یہی تجھ سے میری مناجات ہے

مجھے نفس شیطاں نے عاجز کیا
کرم کر مرے حال پر اے خدا

مری عمر غفلت میں گذری تمام
نہ عقبےٰ کا ہرگز بنا کوئی کام

مرے دل کو تو پھیر دے سربسر
تو نیکی کی جانب کو جوڑا ہے بر

ترا فضل بس مجھپہ درکار ہے
کریما بڑی تیری سرکار ہے

ترے ذکر سے میں نہ غافل رہوں
مقولات دینی کا شاغل رہوں

مجھے شرک و بدعت سے تو دور رکھ
مجھے عشق میں اپنے رنجور رکھ

میں احوال محشر سے ہوں دل دو نیم
کرم کر میرے حال پر اے کریم

ہو آسان مجھ پر حساب و کتاب
وہاں کھولدے مجھپہ رحمت کا باب

تو رکھ دور دل سے ہوا و ہوس
تو ہی ہے یہاں میرا فریاد رس

ہوں شافع ہیں ہے وہاں شفیع الامم
قیامت میں پہونچے نہ کچھ درد و غم

ترے فضل کا ہوں میں خواہاں سدا
میں عاجز ہوں بندہ ترا اے خدا

نہیں مجھ سا خاطی جہاں میں کوئی
گنہ بخش میرے تو اے مولا قوی۔

ترے در پہ آیا ہوں میں خستہ حال
میرے حال پر رحم کر ذوالجلال

میں بندہ ترا ہوں ذلیل اور خوار
تو راحم ہے اے میرے پروردگار

گرفتار جرم و خطا ہوں یہاں
ترے در کو میں چھوڑ جاؤں کہاں

تو آفات سے مجھ کو محفوظ رکھ
مجھے ذکر سے اپنے محفوظ رکھ

AsliAhleSunnet.com

اولیاء اللہ عـــہ اور تصوف

نمبر ۲

از جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

تصوف کیا شے ہے؟ آدمی کا دل دیکھنے میں تو ایک گوشت کا لوتھڑا ہے اور اسکا جوف بہت ہی تنگ ہے۔ کسی خاص قوت اور توانائی اور اشراقیت اور نورانیت کا اس کے دیکھنے سے کچھ پتا نہیں ملتا لیکن درحقیقت اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آدمی کے دل میں ایسی ایسی قوتوں کے موارد رکھے ہیں اور اس کو ایسی وسعت بخشی ہے جس کے معلوم کرنے سے انسان کی عقل قاصر ہے۔ اور ایسی نورانیت اور اشراقیت اس میں مکنون رکھی ہے جس کے ادراک سے آدمی کی بصیرت معذور ہے۔ پس قلب کے کل مواد مکنون اور قوئ مکنونہ کا پتہ لگانا اور اسکی وسعت اور فراخی کی انتہا تک پہونچنا بہت ہی دشوار ہے۔ لیکن جہانتک سمجھ میں آتا ہے۔ یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر آدمی کے قلب میں ایک ایسی قوت ودیعت رکھی ہے جس کی ترقی اور تکمیل میں آدمی کسی خاص کسب کا محتاج نہیں بلکہ اس قوت کی تکمیل اس کے سن بلوغ تک قدرتی ذرائع سے ہو جاتی ہے۔ اور چونکہ آدمی مدنی الطبع پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کے پیدا ہوتے ہی اس کی تعلیم و تربیت کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہانتک کہ سن بلوغ تک پہونچے۔ اس قوت کی پوری تکمیل ہو جاتی ہے اور اس کو سمجھ بوجھ ہو جاتی ہے۔ اور اس کے دل میں ایسی نورانیت اور ہمت اور وسعت پیدا ہوتی ہے۔ کہ جس سے وہ اپنے سب دینی اور دنیوی کام کو بخوبی انجام دے سکتا ہے۔ دین کے متعلق جتنے امور ہیں جیسے معرفت۔ توحید ذاتی و صفاتی و فرائض و واجبات وغیرہ۔ ان سب کو وہ آدمی اچھی طرح جان سکتا ہے۔ امر و نہی۔ بھلائی برائی۔ صلاح و فساد کی تمیز کر سکتا ہے۔ اور ہر ایک احکام شرعیہ کو مطابق منشاء الٰہی کے انجام دے سکتا۔ اور مناہی شرعیہ سے اپنے آپکو روک سکتا ہے۔ اور دنیا میں اس کی معاش کے متعلق جتنے کام ہیں ان سب کے انجام دینے پر قدرت رکھتا ہے معاملات و معقدات و تعلقات باہمی کو بعنوان شائستہ سمجھ سکتا ہے۔ اچھی باتوں کے حسن بری باتوں کے قبح کو جیسا چاہئے دریافت کر سکتا ہے۔ پس یہ قوت اور استعداد جو آدمی کی سن بلوغ سے پوری ہو جاتی اور اس کی تکمیل میں کسی خاص قاعدے کی پابندی سے ریاضت اور مشاقی کی ضرورت نہیں پڑتی اسی قوت اور استعداد پر اوامر اور نواہی شرعیہ کا دارومدار ہے جس آدمی میں یہ قوت مکمل موجود ہے وہ مکلف بالشرع ہے اور جس میں یہ قوت نہیں ہے وہ مرفوع القلم ہے یا وہ اپنی قوت کی حد تک اوسکا مکلف ہے۔

انسان کی قوت اصلیہ ہی مدار تکلیف ہے } پس جتنے خطابات شرعیہ کے ساتھ آدمی شارع کا مخاطب ہے ان سب کا تعلق قلب کی اسی قوت کے ساتھ ہے چاہے وہ خطاب من قبیل عقائد ہو چاہے من قبیل اعمال و افعال ہو۔ جس آدمی میں یہ سمجھ بوجھ خاصہ ہے وہ کل احکام الٰہی کو پورے طور پر انجام دے سکتا ہے۔ کوئی حکم شرعی ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی آدمی پر لازم کیا گیا ہو اور وہ آدمی اس وقت اس کے انجام دینے کی قوت نہ رکھتا ہو۔ بلکہ جس وقت آدمی جس حکم شرعی کا مخاطب ہوتا ہے اُس وقت اُس کی انجام دینے کی قوت و وسعت اس میں ضرور موجود رہتی ہے بس یہی سمجھ بوجھ جو ہر عاقل بالغ میں موجود ہے وہ مدار تکالیف شرعیہ کا ہے اور یہی کل ان احکام شرعیہ کے انجام دینے کے لئے کافی ہے جو آدمی کے ساتھ متعلق ہیں تشریع شریعت کا تعلق صرف اسی قوت انسانی کے ساتھ ہے۔ اور اسی کا نام رشد ہے۔ اس تحریر میں آئندہ جہاں قوت اصلیہ بولی جائیگی اوس سے یہی قوت مراد ہوگی فاحفظ۔

انسان کے قلب میں اور بے شمار قوتیں ہیں جو پوشیدہ ہیں } اس قوت اصلیہ کے سوائے قلب انسانی میں اللہ تعالےٰ نے اور بھی بہت سی قوتیں مکنون رکھی ہیں۔ جنکا اظہار اور جنکا قوت سے فعل میں آنا ایک خاص کسب (محنت مشاقی) پر موقوف ہے۔ جو آدمی اُس کسب (محنت اور مشاقی) کا کاسب ہوتا ہے بقدر اوس کے محنت اور کسب کے وہ قوت اوس کے قلب میں پیدا ہوتی جاتی ہے اور جس آدمی کو اُس کسب خاص کا موقع نہیں ملتا ہے اوس کے قلب میں وہ قوت مکنون ہی رہجاتی ہے جیسے قوت منطقیہ ہے۔ کہ اسکا مادہ ہر ایک آدمی کے قلب میں مکنون ہے لیکن جو آدمی قواعد منطقیہ کا عامل ہوتا ہے اور اوس کے قاعدوں کے ساتھ اپنی معقولات معلومہ میں غور اور فکر کرتا رہتا ہے تو لامحالہ مجہولات عقلیہ اُس پر منکشف ہو جاتی ہیں اور اس کسب میں وہ آدمی جس قدر مشاقی کرتا ہے اسی قدر اس کی اُس قوت کو ترقی اور وسعت ہوتی جاتی ہے اسی طرح قوت حسابیہ ہر ایک آدمی میں مکنون ہو لیکن جو آدمی قواعد حسابیہ کے ساتھ مشاقی کرتا ہے اور اعداد معلومہ کو پابندی قواعد حساب کے ساتھ ترتیب دیتا رہتا ہے تو اس کی قوت حسابیہ قوت سے فعل میں آ جاتی ہے۔ اور اس میں ایک ایسا ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے ہر ایک اعداد مجہولہ کا اس پر بعد عمل و ترتیب کے انکشاف ہو جاتا ہے۔ علےٰ ہذا القیاس قوت قیافیہ ہے جو عام قلوب میں مکنون ہے لیکن جو آدمی کثرت سے دوسری صورتیں اپنے ذہن میں منقش کرتا ہے اور ہر ایک کے جوڑ بند پر نگاہ ڈالتا ہے اور پھر اُس صورت کو اسی صورت کے عادات اور اخلاق ظاہری کے ساتھ ملاتا رہتا ہے تو اس کسب میں مشاقی کرتے کرتے اس کے دل پر اس قوت قیافیہ کا اظہار ہونے لگتا ہے۔ اور ایسی ترقی ہوتی ہے۔ کہ جس صورت کا جاندار اس کے سامنے آتا ہے۔ اس کے اخلاق و عادات مستورہ و مکنونہ اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور آدمی اس کسب میں جتنا ہی مشاق ہوتا ہے اسی قدر اس کی قوت قیافیہ بڑھتی جاتی ہے اسی طرح سیکڑوں قوتیں قلب انسانی میں مکنون ہیں اور ان کے پردہ خفا سے ظہور میں لانے کے لئے اصول مقرر ہیں۔ آدمی جس قدر اس کے کسب میں ریاضت اور مشاقی کرتا ہے اسی قدر اس کی قوت میں ترقی اور وسعت ہوتی جاتی ہے اور اس قوت کے عجائبات اس آدمی پر منکشف ہوتے جاتے ہیں اور ایسی ایسی باتوں پر واقفیت حاصل ہوتی ہے کہ جس نے ان اصول میں ریاضت اور مشاقی نہیں کی ہے۔ اس کو ان حالات سے سخت تعجب ہوتا ہے۔ لیکن اس قوت کسبیہ کو جو مزاولت اور مباشرت کسب سے حاصل ہوتی ہے وہ چاہے کیسی ہی حیرتناک قوت ہو اس کو احکام شرعیہ اور خطابات الٰہیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے جس آدمی عاقل بالغ میں صرف قوت اصلیہ موجود ہے اور اس کے سوائے کوئی قوت کسبیہ موجود نہیں ہے۔ تو وہ شخص احکام شرعیہ کا اتنا ہی مخاطب ہے جتنا وہ شخص مخاطب ہے جس میں

عہ جناب مولوی صاحب سے التماس ہے کہ اس سلسلہ کو مکمل کئے بغیر نہ چھوڑیں۔ (ح ن۔ از اشاعت)

اہلحدیث کا مذہب صوفیوں کے مذہب کا بیان ۳/۱ نمبر

اتباع سلف - سلف کا عقیدہ و اتباع پر لطیف تحقیق

علاوہ قوت اصلیہ کے ڈیڑھ ہزار کسبی قوتیں موجود ہیں پس باعتبار مخاطب بالشرع ہونے کے آدمی کو قوت منطقیہ، حسابیہ، قیافیہ وغیرہ کا حاصل کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہے عقائد و اعمال شرعیہ کے انجام دینے میں وہ شخص جس میں سوائے قوت اصلیہ کے دوسری قوت کوئی کسبیہ موجود نہیں ہے، اور وہ شخص جس میں سوائے قوت اصلیہ کے ہزارہا قوت کسبیہ موجود ہیں دونوں برابر ہیں۔ جس حکم شرعی متعلق عقائد و اعمال کو وہ جس طرح پر انجام دے سکتا ہے اُسی طرح پر یہ بھی انجام دے سکتا ہے۔

قوت تصوف بھی کسبیہ ہے } منجملہ اُن قوتوں کے جو قلب وجود پذیر ہوتی ہے } بنی آدم میں مکنون ہیں ایک وہ قوت بھی ہے جو اصول تصوف کی مباشرت سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس تحریر میں اسی قوت سے اور اس کے کسب کے اصول سے بحث کرنا مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قوت کاملہ سے یہ ایک عجیب و نفیس قوت آدمی کے قلب میں مکنون و مکمون رکھی ہے اور اس صغیر الحجم قلب بنی آدم میں ایسی نورانیت اور وسعت کا مادہ ودیعت رکھا ہے جس کے حدود کا دریافت کرنا آدمی کے امکان سے باہر ہے جب کوئی آدمی اصول تصوف کی پابندی سے ریاضت کرتا ہے اور اوس مادہ مکنونہ اور قوت مودعہ کو قوت سے فعل میں لاتا ہے تو عجائبات قدرت الٰہی کا تماشا کرتا ہے۔ آدمی کا دل اوس قوت کسبیہ کے فعل میں لانے سے ایسا روشن ہو جاتا ہے کہ ہزارہا کوس کی چیزیں اس پر منکشف ہونے لگتی ہیں۔ دور دور کی چیزوں کو ایسا دیکھنے لگتا ہے جیسے اپنی آنکھ کے پاس کی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ بعض بعض ایسی مخلوق الٰہی نظر آنے لگتی ہیں جن کا چشم ظاہری سے دیکھنا محال تھا وہ جانبات کو دیکھ سکتے ہیں آدمیوں کی آنکھوں سے غائب ہو سکتے ہیں۔ پرند کی طرح بلکہ اوس سے بہت تیز اڑ سکتے ہیں اور ایسے ایسے عجائبات قلب کی نورانیت اور اوس کی وسیع ہمت سے صادر ہونے لگتے ہیں کہ جس آدمی نے اس میں ریاضت نہیں کی ہے اور اوس سے واقفیت نہیں رکھتا ہے اس کی عقل اون باتوں کو ہرگز باور نہیں کر سکتی بلکہ اس کے واقع ہونے اور ان کی استطاعت امکان کے انکار پر وہ مجبور ہوتا ہے۔ اور اسکے مدعی کو لاف زن اور اس کی تکذیب کو ایک ضروری امر سمجھتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں ہے کہ پیرایہ تصوف میں اکثر ایسے لوگ بھی گھسے ہوئے ہیں جو نرے لاف زن اور کذاب ہیں۔ اکثر دعاوی ان کے جھوٹ اور طلب منفعت دنیا کے لئے ہیں۔ بہتوں نے محض حسن ظن کے طور پر اپنے پیروں اور مشائخوں کی نسبت خدا جانے کیا کیا بیان کیا ہے بعضوں نے محض دلال کے طور پر اپنے پیروں اور مشائخوں کی نسبت خدا جانے کیا بیان کیا ہے عجائبات مشہور کئے ہیں تاکہ بازار پیری مریدی کا گرم ہو۔ لیکن ان کے کذب اور دنیا طلبی سے علم تصوف اور کملا ر تصوف کی عجائبات قوت اور قدرت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ علم تصوف کے فوائد اور اوس کے علماء کملا ر کی قدرت سے انکار اس علم سے بے خبری کی دلیل ہے اس کو یوں سمجھنا چاہئے کہ جناب باری تعالیٰ نے اشجار و نباتات کی گٹھلیوں اور حبوب میں ایک نفیس و عجیب مادہ مکنون و مکمون رکھا ہے جو آدمی کی نگاہ کے سامنے نہیں آسکتا۔ اور نہ کیمیاوی تحلیل سے اس کا پتہ چل سکتا ہے۔ لیکن آدمی جب زمین کو نرم کرتا ہے اور اُس میں بقدر ضرورت نمی پہونچاتا ہے اور تخم کو اس میں دبا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اُگ آتا ہے اور دھوپ اور ہوا کی رفاقت سے زمین اس کو پرورش کرتی ہے۔ یہاں تک کہ اس میں سے قسم قسم کی خوشرنگ پتیاں پھوٹ نکلتی ہیں اور نفیس نفیس پھول مختلف رنگ و بو کے کھل جاتے ہیں اور طرح طرح کے لذیذ اور خوشرنگ اور خوش ذائقہ پھل پیدا ہوتے ہیں۔ اور ایسے ایسے عظیم الشان درخت پیدا ہو جاتے ہیں کہ اس کو دیکھکر آدمی کی عقل خیرہ ہوتی ہے۔ پس جس آدمی نے زراعت کا حال دیکھا اور جانا ہو اور اوس چھوٹی سی گٹھلی اور مختصر سی دانہ پر نگاہ ڈالے تو وہ بے شک اُس سے ایسی خوشرنگ پتیاں اور خوشبودار پھول اور عظیم الشان درخت پیدا ہونے میں شک کریگا اور اوس کے اقرار سے اس کا قلب مجبوراً رنجیدہ ہو گا۔ لیکن جس آدمی نے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھا ہے وہ اس قدرت کا انکار نہیں کر سکتا پس جس آدمی نے اس قوت صوفیہ سے واقفیت حاصل کی ہے وہ کسی طرح پر ان عجائبات کے واقع ہونے سے منکر نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اس تحریر میں آئندہ جہاں کہیں قوت صوفیہ بولی جائیگی اس سے یہی قوت مراد ہو گی۔

قوت صوفیہ کیونکر حاصل کیجاتی ہے } اس قوت مکنونہ صوفیہ کا وجود ظہور پذیر ہونا اور قوت سے فعل کی طرف لانا پاس انفاس سے ہوتا ہے۔ جب آدمی اپنی سانس کی آمد و رفت کا خیال رکھتا ہے اور ایک خاص طریق سے اوس کو قلب تک پہونچاتا ہے اور پھر قلب سے ایک خاص وضع کے ساتھ باہر نکلتا ہے (جس کو ضرب لگانا بولتے ہیں) اور کبھی بذریعہ اُسی تار نفس کے دل و دماغ میں ایک تعلق پیدا کرتا ہے (جس کو لطافت قلبی بولتے ہیں) اور کبھی اوس کو روک لیتا ہے اور اس میں ریاضت اور مشاقی کرتا ہے تو یہ قوت صوفیہ اس کی بقدر اس کی ریاضت کے ظاہر ہوتی ہے۔ پس اسی قدر فعل اثر قوت صوفیہ کا مظہر ہے اسی کو تصوف کہتے ہیں اسی کا نام جوگ سادھنا ہے یہی تصفیہ قلب ہے اسی کو تزکیہ نفس کہتے ہیں۔ ہر زبان میں اس کے الگ الگ نام ہیں۔ پس علم تصوف کی اصل صرف اسی قدر ہے اس اصل پر کل علماء تصوف متفق ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اگرچہ علماء تصوف نے اصل کے برتاؤ میں اس کے الگ الگ طریق اختیار کئے اور ہر ایک خاندان نے اپنے رسم و رواج کے مطابق جدا جدا پیرایہ سے اس کو استعمال کیا ہے۔ مثلاً کسی نے حسب عادت و رواج اپنی قوم کے خروج نفس کے ساتھ سیتا کا اور دخول نفس کے ساتھ رام کا تانتا باندھا اور ایک خاص وضع پر بیٹھکر سیتا رام کی ضرب لگائی، اور حسب قاعدہ بذریعہ اسی تار نفس کے دل و دماغ میں ایک تعلق پیدا کیا، اور کبھی حبس نفس کر کے سیتا رام کے دھیان میں مگن ہو گئے یہانتک کہ دنیا و مافیہا سے ان چیت ہو گئے اور اہل اسلام نے حسب عقیدت اپنی قوم کے اللہ اللہ یا کہ لا الٰہ الا اللہ کی ضرب لگائی اور ایک خاص وضع پر بیٹھکر ایک خاص طریق سے سانس کی آمد و رفت کے ساتھ اسکا تار باندھا اور اس کے سارے مدارج طے کئے۔ علیٰ ہذا القیاس ہر ایک قوم نے اپنے اپنے طور پر ایک ایک شے خاص کر لیا۔ اور اس اصل کو اسی خاص شے کے ضمن میں استعمال کیا

AsliAhleSunnet.com

اور اس کے تعلیم و تعلم میں محنت اور ریاضت لی لیکن یہ امر ظاہر اور واضح ہے کہ یہ خصوصیات اگرچہ باعتبار حکم شرع کے متفاوت اور مختلف ہیں اور شرعی طور پر ان کے احکام بدل جاتے ہیں لیکن اصل تصوف کی راہ سے سب برابر ہیں۔ جو غرض تصوف کی ہے۔ وہ ان سب خصوصیات سے برابر حاصل ہوتی ہے۔ اور قوت مکنونہ صوفیہ ان سب سے ظہور پذیر اور قوت سے فعل میں آجاتی ہے اور کسی قسم کی زیادت ونقصان اس قوت کے حصول میں بوجہ ان خصوصیات کے نہیں ہوتی ہے بلکہ ثمرہ تصوف کا ہر ایک خصوصیت سے یکساں اور برابر حاصل ہوتا ہے اور یہ اصل تصوف سب میں محفوظ رہتی ہے۔ ان خصوصیات خاصہ کا اثر صرف اتنا ہی ہے کہ ہر ایک قوم نے اپنی خصوصیات کو حسب اعتقاد اپنے اور اپنی قوم کے داخل عبادت الٰہی سمجھا ہے۔ پس ہم خرما و ہم ثواب سمجھکر اس خصوصیت کو اختیار کیا ہے کہ عبادت کی عبادت ہوگی اور قوت صوفیہ بھی پیدا ہوجائے گی۔ اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ہر قوم اپنی رسم ورواج کے ساتھ بہ نسبت رواج دوسری قوموں کے زیادہ مالوف ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ آدمی کا قلب جس شے کا مالوف ہوتا ہے اس شے کا خیال باندھنا اس پر بہت آسان ہوتا ہے۔ اس کو یوں سمجھنا چاہیے کہ اصل زراعت صرف اسی قدر ہے کہ زمین نرم کریں اور اس میں بقدر ضرورت نمی پہونچا دیں اور حبوب کو اس میں دبا دیں اب زمین کو کدال سے نرم کرنا یا پھاوڑے سے کھودنا یا ہل سے جوتنا اور کنوئیں کر پانی پہونچانا یا تالاب سے سینچنا یا آسمان کے پانی سے سیراب کرنا یہ سب اصل زراعت میں برابر ہیں۔ ان خصوصیات کا اختیار کرنا صرف اپنی آسانی اور اپنے موقع کی وجہ سے ہے۔ زراعت کا اقتضا اس خصوصیت کا خاصہ نہیں ہے جہاں مزارع نے جیسا موقع پایا اس شکل کو اختیار کر لیا اسی طرح یہ خصوصیات خاصہ ہیں ان کو اصل تصوف میں کچھ دخل نہیں ہے بلکہ یہ سب خصوصیات اصل تصوف کے مظاہر اور موارد ہیں۔

باقی مباحث آئندہ نمبروں میں مفصل لکھے جائینگے انشاء اللہ صاحبان تصوف بالخصوص حیدر آبادی حضرات غور سے پڑھیں۔ (عبد السلام مبارکپوری از مبارکپور ضلع اعظم گڑھ)

تعاقب بر دعوت ختنہ

السلام علیکم جناب مولانا ثناء اللہ صاحب دامت برکاتہٗ مضمون ذیل براہ مہربانی و اخوۃ ایمانی شائع فرماویں ممنون ہونگا۔ ناظرین اہلحدیث پر پوشیدہ نہیں کہ ۲ رمضان المبارک کو پرچہ اہلحدیث میں جناب حافظ قادر بخش صاحب شجاع آبادی و مولوی فیض اللہ صاحب سنت آبادی کی تحریریں جواز دعوت ختان کی نسبت شائع ہوئیں۔ ہر دو مجیب سلمہا نے اثبات دعوت ختان میں کئی دلیلیں اپنی تحریر میں ملحوظ رکھی ہیں۔ اگرچہ ان ادلۂ مرقومہ میں سے دو ہی دلیلیں قابل التفات وناشی عن دلیل ہیں (جن دونوں کا مواخذہ لازم) اور ما سوا ان کے کل دلائل غیر ناشی عن دلیل ہیں (جن کا ذکر کرنا محض لغو وبے سود) مگر تاہم اطمینان خاطر عوام کل ادلۂ مسطورہ کی بابت بقدر ضرورت عرض کئے دیتا ہوں۔ مرجو کہ ناظرین اہلحدیث بغور ملاحظہ فرماویں گے۔ انا اشرع الان بعون اللہ تعالیٰ وحولہ۔

(۱) میں نے اثر عثمان بن العاص کو انکار دعوت ختان میں پیش کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اس سے ناجائز مفہوم ہوتا ہے۔ اسپر جناب حافظ جی نے ایک اور اثر (خلاف ما قیل) ادب مفرد بخاری سے نقل کر کے یہ عبارت لکھی کہ صاحب من اسباب میں آثار صحابہ مختلف ہیں اسی اختلاف کی وجہ سے استحباب دعوت ختان قرار پایا۔ سو جناب من میں نہیں سمجھتا کہ یہ قاعدہ آپنے کہاں سے اخذ کیا کہ جب دو آثار صحابہ آپس میں متضاد ومتنافات ہوں تو جو مطلب کے واسطے مفید ومعتد بہ ہو اوس کو تو لیلیں اور آخر کو بر طاق فراموش کر دیں۔ صاحب من یہ کوئی قاعدہ نہیں۔ بلکہ در اصل قاعدہ یہ ہے کہ جو شرح نخبہ میں باوضاحت مرقوم ہے۔ ان عورض فلا یخلو اما ان یکون معارضہ مقبولا مثلہ او یکون مردودا والثانی لا اثر فیہ وان کانت المعارضۃ بمثلہ فلا یخلو اما ان یمکن الجمع بین مدلولیہما بغیر تعسف اولا۔ فان امکن فھو النوع المسمی بمختلف الحدیث۔ یعنے اگر دو حدیثوں کے درمیان میں تعارض واقع ہو۔ تو از تفلاج کی صورت یہ ہے کہ معارض حدیث اول کا مقبول بمثلہ ہے یا مردود اگر شق ثانی ہے تو کوئی تعارض کی صورت ہی نہیں۔ چونکہ معارض حدیث قوی۔ حدیث ضعیف نہیں ہوتی۔ اور اگر معارض بمثلہ ہے تو اون کی دو صورتیں اول ممکن الجمع بغیر تعسف ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو یہ نوع مسمی بمختلف الحدیث ہے۔ اور اگر دونوں آپس میں لم یمکن الجمع ہوں تو فلا یخلو اما ان یعرف التاریخ اولا۔ فان عرف وثبت المتاخر بہ فھو الناسخ والاخر المنسوخ وان لم یعرف التاریخ فلا یخلو اما ان یمکن ترجیح احدھما علے الاخر بوجہ من الوجوہ المتعلقۃ بالمتن والاسناد اولا۔ فان امکن الترجیح تعین المصیر الیہ والا فلا۔ الخ یعنے پس اگر ممکن الجمع نہ ہوں تو اوس کی صورت یہ ہے کہ تاریخ معلوم ہے یا نہیں۔ اگر تقدم وتاخر کی تاریخ کا ہو تو علم اول ناسخ اور ثانی منسوخ اور اگر تاریخ کا پتہ نہ چلے تو امکان ترجیح احدہما علے الاخر متن واسناد کی حیثیت سے ہے یا نہیں۔ اگر امکان ترجیح من حیث المتن والاسناد ہے تو پس مخصص رجوع اس کی طرف واجب۔ وگر نہیں تو توقف ہے۔ پس ان صور مرقومہ میں سے باعث ترجیح کوئی صورت جب تک کہ آپ بیان نہ کرینگے اوس وقت تک آپکی دلیل محض مخدوش بے ونا تمام رہیگی۔ علاوہ ازیں آپ کی تحریر میں اس امر کی تصریح نہیں کہ بجز و فریح کر کے کیا گیا۔ آپ کو مناسب ہے اس کی تصریح کیا نیبغی کریں۔ بلکہ میری پیش کردہ روایت میں اس بات کی توضیح تھی کہ انا کنا لا ناتی علے عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا ندعی لہ۔ یعنے ہم عہد نبوی میں نہ جاتے تھے اور نہ کسی کو دعوت دیتے تھے۔ بخلاف اوس اثر کے کہ آپ نے پیش کیا اوس میں اسکا کوئی ذکر ہی نہیں۔ حالانکہ اس کی بھی ضرورت احادیث کے اندر متصور ہے

(۲) فلیجب عرسا کان او نحوہ وکان عبد اللہ یاتی العرس سے آپ استدلال فرماتے ہیں کہ

مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی قافلہ حجاج کے ساتھ حج کو چلے گئے۔

AsliAhleSunnet.com

مسلم کا لفظ نحوہ وغیرہ العرس ۔ دعوت مذکورہ کو
شامل ہے (جو بقول نووی وغیرہ آٹھ ہیں) میں کہتا ہوں
کہ مسلم کی عمومیت کا لفظ دعوات مجیبہ کو شامل ہے نہ
دعوات غیر مجیبہ یعنے مذمومہ کو پس مسلم کی عمومیت سے
دعوات مستحبہ و مستحسنہ مراد ہیں نہ مذمومہ ۔ جیسا کہ شیخ
عبد الحق نے لمعات میں کہا کہ عنیا نحو برائے عقیقہ ۔ اور
غالباً آپ کی بھی مراد مستحبہ ہی ہیں نہ مذمومہ ۔ پس ہمیں
تسلیم نہیں کرتا کہ دعوت ختنہ مستحبہ ہے ۔ لہذا بار ثبوت
آپ پر ہے کہ آپ مستحب کی اس تعریف کی بنا پر (کہ جو
نقل نے کی ہے کہ ما فعلہ النبی صلعم مرۃ وترک
اخریٰ ولم یواظب علیہ) ثابت کر دیں کہ حضور
فداہ ابی وامی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قبول اس دعوت
کی فرمائی ہوں ۔ والا دعوے بلا دلیل ہے جو قبول خرد نہیں
ومن یدعی المستحب فعلیہ البیان بالبرھان
پس تحریر بالا سے آفتاب نیم روز کی طرح بطلان اشکال
ان دلائل مرقومہ کا ہو گیا کہ جو نووی وغیرہ کے اقوال
سے دعوت مستحبہ ثابت کیا گیا تھا ۔ علاوہ بریں یہ ان
حضرات کی محض رائے ہے ۔ پس مسلمات سے ہے کہ کسی
کی رائے دلیل نہیں ہوا کرتی کما لا یخفی علی من لہ
اھل فی علوم الدین ۔ پھر آپ کا یہ فرمانا کہ باقی
رہا نقد حدیث ضعیف علی القیاس سو وہ بحث ہی جدا
ہے ۔ جناب من ما نحن فیہ میں اسکا بہت بڑا دخل ہے
غالباً آپنے اس پر غور نہیں فرمایا ۔ سنئے میں آپکو سمجھاتا
ہوں ۔ میری تحریر سابق میں یہ بات تھی کہ بعض لوگ
اس بات کے قائل ہیں کہ استحباب دعوت ختان پر کوئی
حدیث نہیں ہے ۔ مگر اس کو اور دعوت پر قیاس کرتے
ہیں ۔ ہمارا یہ جواب کہا گیا تھا کہ صریح حدیث موجود نہ ہوتے
ہوئے قیاس غیر معتبر ہے ۔ ثانیاً یہ مان لیا گیا تھا کہ میری
پیش کردہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ بعض لوگوں کے
قول ظاہر ہے تاہم حدیث ضعیف مقدم ہوتی ہے
قیاس پر ۔ اسپر اعلام کی عبارت نقل کی گئی تھی ۔ اب
بھی اگر بحث جدا ہو تو میرا کیا قصور ۔

کتبہ حقیر محمد اسحاق ابو الاشفاق شیر شاہوی
خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۱۹۴۴ ۔

ظفر اوسکو نہ بھولا جائیگا جو صبح کا بھولا شام کو آئیگا

ناظرین کو بھولا نہ ہوگا ۔ کہ پچھلے ایام میں تمام آریہ پرشوں
اور خاص کر اڈیٹر مسافر آگرہ کی طرف سے اردو اور فارسی
عربی کی بیخ کنی کے لئے زور سے کوشش کی گئی تھی
اس بیان کی ضرورت نہیں کہ اوس کوشش کا کیا نتیجہ
ہوا ۔ بہر کیف ہمیں اڈیٹر اہلحدیث امرتسر کی رائے سے
اتفاق کرنا پڑ گیا کہ آریوں نے کس بنا پر رخ پلٹ لیا
ادہر مہاتما منشی رام صاحب وغیرہ نے رسول کریم صلے
اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنی شروع کی ۔ ادہر اڈیٹر
آریہ مسافر آگرہ نے اپنے اخبار مورخہ ۲ ۔ اگست ۱۹۱۴ء
میں آریہ مسافر ودیالہ میں عربی تعلیم کی ضرورت محسوس
کی ۔ گو ان تبدیلیوں کا ہماری ملکی حیثیت پر کچھ اثر نہیں
پڑتا ۔ مگر ہم چولی اور دامن کے تعلق کی بنا پر آریہ صاحبان
کے اس اہم عہد نامے کی مدد کیلئے طیار رہیں ۔ اور خیر خواہی
کے طور پر آریہ مسافر ودیالہ کے کارکنوں کی خدمت میں
التماس کرتے ہیں ۔ کہ ہر ایک زندہ زبان کی تعلیم کے لئے
موزون شخص اہل زبان ہی ہو سکتا ہے ۔ پس ہم اس
اسامی کے لئے سید عبد الحی صاحب عرب کو جنہوں نے
سال گزشتہ میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل
کا ڈپلومہ بھی حاصل کر لیا ہے اور آجکل انڈیا میں ہی
مقیم ہیں ۔ پیش کرتے ہیں ۔
اڈیٹر مسافر آگرہ کی اس تحریک کو ہم نے اسلام کی
اشاعت کا ذریعہ اسلئے خیال کیا ۔ کہ یہ بات ہماری سمجھ
میں آئی ہی نہیں ۔ کہ آریہ صاحبان کی یہ کوشش اور
جانفشانی کسی غرض کے لئے ہے ۔ اور کس اصول کے
نیچے ۔ اگر یہ خیال کیا جاوے کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا
جا رہا ہے ۔ کہ انڈیا کے مسلمانوں کی کوشش کا تریاق
ہو ۔ تو اس کی تردید اسی دلیل سے ہو جاتی ہے ۔ کہ آج تک
تمام آریہ پرشوں کا بالاتفاق مقولہ یہ رہا ہے کہ اسلام
تلوار کے زور سے پھیلا ۔ گو ہمیں کوئی تاریخی واقعہ نہیں
ملتا ۔ کہ جاوا اور سماٹرا میں کس محمود نے بت شکنی کی
اور ملایا میں کس اورنگ زیب نے زنار شکنی کی ۔ مگر ہم
آریہ صاحبان سے سلام کے نیچے دریافت کرتے ہیں
کہ اگر اسلام کے سچے اصولوں اور پاک تعلیم کے کارگر
ہونیکا خوف نہیں ۔ تو وہ تلوار جس کی ہیبت سے دل کانپ
رہے ہیں ۔ دنیا کے کس کونے میں ہے ۔ اور اوس کی
چمک کس قدر طلسمی اثر سے آپ کی آنکھوں کو خیرہ کیا
رہی ہے ۔ قبل از مرگ واویلا تو اچھا نہیں ۔ امید ہے کہ
ہمارا یہ اپنے خیال کی تردید کر لینا تو منظور نظر ہوگا ۔ اب
رہا دوسرا خیال ۔ یعنے یہ کہ آریہ پرشوں کی یہ سرگرمی اسلئے
ہے ۔ تا بگڑوں کو سدھار دیں اور بچھڑوں کو ملا دیں ۔ سو
اس خیال کا قلع قمع اس امر سے ہو جاتا ہے کہ لائق طبیب
دوا مزاج کے موافق تجویز کرتا ہے ۔ بگڑے ہوئے یار اور
بچھڑے ہوئے متر تو تلوار کے عادی ہیں ۔ وہ تو تلوار کے
زور سے مسلمان ہو چکے ہیں اب دلائل سے اون کو سمجھانا
نادانی میں داخل ہے ۔ اور حاذق حکیم کا کام نہیں ۔ میں
یقین رکھتا ہوں کہ اس خیال کی جڑ بھی اچھی طرح سے
اکھاڑی گئی ہے ۔ اب اس امر کا تو فیصلہ ہو گیا ۔ کہ ملک کے
اندرونی مفاسد کا علاج تو کسی طرح بھی آریہ صاحبان کی
سرگرمی سے نہیں ہو سکتا ۔ تیغ اسلام کی اشاعت کو روکنے
کا خیال قبل از مرگ واویلا اور آب ندیدہ موزہ کشیدہ
کا مصداق ہے ۔ اور بچھڑوں کو ملانے کا خیال ایک گرم مزاج
کو شہد کھلانا ہے او ۔ قابل تعریف نہیں اب رہ گیا خیال
نمبر ۳ ۔ یعنے آریہ صاحبان کی یہ جان توڑ کر کوشش اسلئے
ہو رہی ہے ۔ کہ بیرونی ممالک پر اپنا اثر ڈالیں سو یہ خیال ،
تو خواہ مخواہ ایک دل کا بھلاوا ہے ۔ تو ہم دون درج کردوں
کہ بیرون خانہ آں ۔ د ۔ چیریٹی بیگنز ایٹ ہوم کے پرشور
الفاظ پکار رہے ہیں کہ اس وہم میں نہ پڑیں ۔ غرض
ہم سچے دل سے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی نسبت چھیڑ
چھاڑ اور دل آزار کلمے قلم سے نکالنا کسی طرح پر موزون
نہیں اور نہ کسی دانا کے قول کے مطابق ہر ایک مذہب
والوں کو اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنا اور دوسروں
کی برائیوں سے پرہیز کرنا عین مصلحت کی راہ ہے ۔
اخیر میں میں مسافر آگرہ کی معرفت اس جواب کا منتظر
ہوں کہ آریہ صاحبان کو میری اس تحریک سے اتفاق
ہے یا نہیں اگر اس خدمت کو منظور کرینگے اور کوئی دوسرا
مسلمان اس میں مدد دینا پسند نہیں کریگا تو میں کوئی
اور مفید صورت عرض کرونگا (خاکسار قاضی محمد
بی ۔ اے ۔ ایل مختار عدالت نورپور ضلع کانگڑہ)

جنازہ غائبانہ ۔ انجمن اہلحدیث امرتسر کے نوجوان ممبر و لیکچرار شیخ غلام اللہ صاحب اس ہفتہ ہیضہ سے انتقال کر گئے ۔ انا للہ ۔ ناظرین سے جنازہ غائبانہ کی درخواست ہے ۔

AsliAhleSunnet.com

واذکر فی الکتاب ابراہیم

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سفر حج کا چھٹا خط از مدینہ منورہ مورخہ ۲۰ رمضان ۱۹ اگست آمدہ ۳ شوال ۱۵ ستمبر ۱۲ء

جہاز میں مسئلہ ختنہ پر ایک عیسائی سے گفتگو

جہاز سڈنی (Sydney) جس پر ہم سوار تھے فرانسیسی کمپنی کا تھا۔ اہل جہاز نے گو مسیحی گودیں پرورش پائی تھی لیکن مذہب سے بالکل بے پرواہ تھے۔ بلکہ عام اخلاق کے رو سے بھی جیسا کہ پہلے خط میں لکھ چکا ہوں سخت نالائق تھے۔ ہم نماز پڑھتے تو وہ ہنستے اور تعجب کرتے۔

مسافروں میں ایک عیسائی سموئیل نامی تھا۔ جو اپنے آپ کو علاقہ راندروس کا بتاتا تھا۔ زباندانی کے لحاظ سے ہفت زبان نہیں بلکہ دوازدہ زبان جاننے کا مدعی تھا۔ اور علم فلسفہ کا تو بہت دم مارتا تھا۔ اس کی مادری زبان عربی تھی۔ فرانسیسی بھی بولتا تھا۔ اور نہایت قلیل انگریزی اور قدرے فارسی بھی سمجھتا تھا کچھ دن بمبئی میں رہنے کے سبب اس کے کان اردو کے بھی آشنا ہو چکے تھے گو بول نہیں سکتا تھا۔ چونکہ آدمی خوش طبع اور بامذاق تھا اور مذہبی خیال رکھتا تھا اسلئے اکثر اس کے ساتھ نشست رہتی اور گفتگو ہوتی۔

ایک دن میں نے مسئلہ ختنہ کے متعلق دریافت کیا کہ کتاب پیدائش میں لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ ختنہ ہمیشہ تک تیری اولاد میں جاری رہے جو ختنہ نہ کرائیگا وہ مجھ سے کٹ جائیگا۔ عیسائیوں نے باوجود ابراہیمی ملت کے مدعی ہونے کے ختنہ کو کیوں ترک کر دیا؟ اس کے متعلق مسیحی مبشر (مشنری) صاحب نے جو جواب دیا اور خاکسار نے اس پر جو جرح کی اس کو ناظرین اہلحدیث و مسلمان کے لئے قید تحریر میں لاتا ہوں تاکہ فائدہ عام ہو۔ یہ تمام گفتگو عربی زبان میں ہوتی تھی اور وہ خاکسار سے اس وجہ سے بھی خوش تھا کہ میرا کلام قواعد نحو کے مطابق ہوتا تھا جس سے فہم مطلب میں کوئی دقت نہیں ہوتی تھی۔

جواب پادری صاحب۔ ختنہ سے اصل مراد تطہیر ہے اور باطن کی پاکیزگی ظاہر کی پاکیزگی سے زیادہ ضروری ہے انسان ظاہر کی کثافت و طہارت سے پاک و پلید نہیں ہوتا بلکہ باطن کی نجاست سے نجس اور باطن کی طہارت سے طاہر ہوتا ہے۔ مسیح (علیہ السلام) کے آنے سے ظاہری احکام اٹھا دیئے گئے کیونکہ وہ حقیقی مسیحی اور باطن کی طہارت دینے والا ہے۔ اور رسوم و عادات کا نسخ مسلمانوں اور عیسائیوں ہر دو میں مسلم ہے۔ پس ظاہری ختنہ کی حاجت نہ رہی باطنی ختنہ کی طرف توجہ کرائی گئی۔

خاکسار۔ جناب۔ کئی طرح سے کلام ہے۔ اور اس اعتراض کی نسبت کئی گئے اعتراض ہیں۔

اولاً یہ کہ شرعیات کا ثبوت قیاس سے نہیں کیا جاتا بلکہ ضرور ہے کہ کسی نبی صادق کی زبان سے ثابت ہو۔ اگر کسی نبی صادق نے آپ کی توجیہ کو مدنظر رکھکر ایسا کہا ہو تو البتہ قابل سماعت ہے۔ ورنہ آپ کی توجیہ بالکل لاطائل ہے۔ کیونکہ اس طریق سے شرعیات سے امان اٹھ جاتا ہے اور ہر کس و ناکس تاویلات سے شریعت کو ترک کر سکتا ہے اسی بری روش سے ہر مذہب میں ملاحدہ اور باطنیہ فرقے پیدا ہوئے۔ اور اسی سے ادیان سابقہ میں تحریف ہوئی بلکہ تحریف معنوی اسی کا نام ہے۔

ثانیاً یہ کہ جس طرح کسی شرعی امر کا ثبوت نبی صادق کی وحی پر موقوف ہے۔ اسی طرح کسی شرعی امر کا نسخ بھی نبی صادق کی وحی پر موقوف ہے۔ کیونکہ اصل میں شارع خود خدا تعالےٰ ہے انبیاء علیہم السلام بذریعہ وحی خدا تعالےٰ سے احکام سیکھتے ہیں اور خلقت کو پہنچاتے ہیں۔ اور یہ تو مسلم ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک رسم ختنہ یہود میں برابر جاری رہی اور کسی نبی کی زبانی منسوخ نہیں ہوئی اب دو حال سے خالی نہیں یا تو حضرت مسیح علیہ السلام نے منسوخ کی یا آپکے رفع کے بعد منسوخ ہوئی۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام نے خود منسوخ کی تو ثبوت درکار ہے اور اگر کسی نے آپکے بعد منسوخ کی تو سوال یہ ہے کہ کیا وہ شخص یا جماعت نسخ کی مجاز تھی۔ اور کیا عیسائیوں کے نزدیک مسلم ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی رفع کے بعد احکام الٰہی کی تشریع کے لئے کوئی نیا نبی بھیجا گیا۔ حواریین تو صرف اسی تعلیم کے مبلغ تھے جو انہوں نے حضرت روح اللہ علیہ السلام سے حاصل کی تھی۔ صاحب تشریع تو نہ تھے کہ سابق شریعت کو منسوخ کر سکیں۔

ثالثاً یہ کہ حضرت مسیح تو خود کہتے ہیں کہ جب تک زمین و آسمان قائم ہیں توریت کے احکام قائم رہینگے۔ اور یہ حکم ختنہ احکام توریت میں سے ہے۔ پس یہ کبھی بھی منسوخ نہیں ہو سکتا اور دائمی طور پر قیامت تک قائم و جاری رہنا چاہیئے۔

رابعاً یہ کہ ختنہ کو باطنی طہارت و نیک سیرت سے کیا تعلق اس کی بنا تو ایک طبی امر پر ہے کہ پیشاب و انزال کے وقت غلفہ میں کچھ غلاظت لگی رہتی ہے۔ اور آخر کار ایسی سخت بیماری لاحق ہو جاتی ہے کہ ناچار ختنہ کرانا ہی پڑتی ہے۔ نیز یہ کہ چونکہ حشفہ کثیر الحس ہے اور اسی سے اور اس کے ڈھکے رہنے سے حس اور تیز ہو جاتی ہے اور اعتدال پر نہیں رہتی۔ اور غلفہ کے کٹانے سے حشفہ پر رگڑ آتے رہنے سے اس کی حس کم رہتی اور اعتدال پر رہتی ہے لہذا ختنہ کو مسنون کیا گیا۔ باطنی طہارت تو انقیاد ظاہری و باطنی اور نیک اعتقاد اور اچھے اخلاق کے متعلق ہے۔ امور طبیہ کو اس میں کیا دخل!

اس پر پادری صاحب کے ہوش اڑ گئے اور لگے دائیں بائیں بغلیں جھانکنے اور ادھر ادھر کی طویل تقریرات سے وقت ٹالنے۔ جو اس گروہ کا دستور ہے۔ بولے تو یہ بولے کہ مسیح کے وقت میں ریاکاری اور ظاہرداری بہت تھی۔ چنانچہ فلاں وقت میں آپنے فقیہوں اور فریسیوں کو یہ الزام دیا اور فلاں موضع پر ان کو یہ کہا۔ اس لئے نہایت ضروری تھا ان کو اخلاص اور طہارت باطن کی تعلیم دیجاتی اسی بنا پر مسیح نے کہا کہ انسان اس چیز سے پلید نہیں ہوتا جو باہر سے اس کے پیٹ میں جائے بلکہ اس چیز سے جو اسکے منہ سے باہر نکلتی ہے۔ اسی طرح بہت سا وقت ضائع کیا۔ مگر ان کو کیا معلوم تھا کہ آگے کون ہے اور کس کے ساتھ پالا پڑا ہے۔ چونکہ پادری صاحب نے نہ تو کوئی نیا جواب دیا اور نہ خاکسار کی جرحوں کو اٹھایا اسلئے مجھے دوسری دفعہ جواب کی کچھ حاجت نہیں تھی۔ صرف اسی پر اکتفا کی کہ آپنے بہت وقت صرف کیا اور تکلیف فرمائی لیکن افسوس کوئی نئی بات پیدا نہیں کی صرف پہلے جواب کو دہرا دیا ہے جس کی دھجیاں اڑ چکی ہیں جناب یہی تو پوچھتا ہوں کہ پچھلی شریعت کے ظاہری

AsliAhleSunnet.com

حکم کو خدا نے کسی نبی کی زبان پر منسوخ کیا اور اس کی بجائے باطنی حکم قائم کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے لیکر حضرت مسیح علیہ السلام تک تو اسی ظاہری حکم کے ماننے اور اس پر عمل کرنے کا نام شریعت کی "ابعداری" سمجھی جاتی تھی۔ ان کے بعد کون ایسا پیدا ہوا جسنے اس شرعی اور دائمی امر کو اوٹھا دیا۔ اگر اس کے متعلق آپکے پاس کوئی ثبوت ہو تو بیان فرمائیں ورنہ ایسی تاویلوں سے کام نہیں چلیگا۔ کیونکہ میں سابقاً کہہ چکا کہ اس روش سے ہر بد اعتقاد شریعت کو ترک کر سکتا ہے۔ اگر آپ کو ایسا جائز ہے تو دوسرے کو کیوں منع ہے؟

پادری صاحب نے کچھ جواب نہ دیا اور کہا کہ اس وقت میں نقلی ثبوت نہیں دے سکتا کہ مسیح نے منسوخ کیا یا کس نے

چونکہ نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا اس لئے مجلس برخاست ہوئی اور ہم نماز میں مشغول ہو گئے۔

نرالی عید

مسلمان شکرگذار تھے کہ خدا خدا کر کے ابکی دفعہ ہندوستان میں رمضان اور عید دونوں کے چاند بالاتفاق دیکھے گئے اور دونوں کی تواریخ بلا اختلاف ہوئیں مگر بدایوں کی خاک پاک نے اس خوشی کو مکدر کر دیا۔ بدایوں کا اخبار "ذوالقرنین" راوی ہے کہ بدایوں میں جمعرات کو عید ہوئی یعنے ماہ رمضان اٹھائیس کا ہوا۔ اخبار مذکور نے اس واقعہ کو نظم و نثر میں ایسے دردناک لہجے میں لکھا ہے کہ دل پسیجتا ہے نثر کو چھوڑ کر نظم ہم بھی درج کرتے ہیں۔ ذوالقرنین لکھتا ہے ۶-۷ آدمیوں نے شہادت دی کہ ہم نے چاند دیکھا ہے مفتی صاحب شہر نے فتوے دیدیا کہ کل عید۔ مفتی صاحب شہادت کے دہوکہ میں تو آگئے مگر انکو وہ حدیث یاد نہ رہی جس میں حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مہینے کے دن تیس اور انتیس انگلیوں پر گنکر تبلائے ہیں شہادت بھی ہو تو کسی موقع کی ہو خطرہ ہے کہ آئندہ سال ستائیسویں کو اوس سے اگلے چھبیسویں کو علے ہذالقیاس گھٹتے گھٹتے آور بھی پیچھے کی تاریخوں میں شہادت گذرے تو مفتی صاحب بدایوں فتوے دیدینگے اسی مضمون کو شاعر نے نظم میں ادا کیا ہے ؎

جو ہر برس یونہی گھٹتا رہیگا اک دن
تو بست و ہشت برس بعد ہوگی خالی عید

رہا یہ عذر کہ مکہ معظمہ میں غرہ رمضان بدھ کا تھا یہ عذر بھی ایک لغو ہے شرعی اوقات جتنے ہیں سب اپنے اپنے مطالع سے تعلق رکھتے ہیں مثال کے لئے سنئے کلکتہ میں لاہور پنجاب کی نسبت قریب نصف گھنٹہ پہلے صبح صادق ہوتی اور غروب بھی پہلے ہوتا تو کیا پنجاب والے کلکتہ کے افق کے مطابق صبح کی نماز پڑھ لیں اور اوسکے غروب کے مطابق روزہ افطار کر دیں مفتی صاحب بدایوں اجازت دینگے؟ اسیطرح زوال آفتاب کلکتہ میں نصف گھنٹہ پہلے ہوتا ہے تو پنجاب والے اوس کے حساب سے ظہر کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ ہے مثال اوقات خمسہ کی یہی حکم ہے رویت ہلال کا چنانچہ ترمذی میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس کے پاس شہادت دی کہ ملک شام میں رویت ہلال فلاں تاریخ ہوئی ہے اور حضرت معاویہ نے چاند دیکھکر حکم رمضان کا دیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہم کو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے کہ ہم اپنی رویت کے پابند ہیں اگر دور دراز کی سننی ہو تو اس دفعہ مدینہ منورہ اور بخارا میں منگل کا روزہ ہوا ہے اوس کے مطابق بدایوں میں عید بدھ کی چاہئے تھی کیا عجب کہ آئندہ کو ہو جائے بہرحال وہ نظم یہ ہے ؎

ہمیشہ ہوتی تھی انتیس تیس کی رویت
مگر بدایوں میں ابکی ہوئی نرالی عید
بنا کے فردی ماہ صیام کو افسوس
ستم ہے بار ستمبر ہی کو کرالی عید
جو ہر برس یونہی گھٹتا رہے گا اک دن
تو بست و ہشت برس بعد ہوگی خالی عید
کہاں سے چاند نکل آیا بست و ہشتم کو
خلاف عقل تھی انتیسویں کو حالی عید
مگر تھے فتوۂ مفتی شرع سے مجبور
یقین دلکو نہ تھا صبر یہ منالی عید
جنہوں نے کر لیا افطار صوم بے رویت
مبارک ہو اونہیں یا رب یہ بے ہلالی عید
ہوئی ہیں شہر بدایوں میں ابکی دو عیدیں
کہ بے ہلالی تھی اک دوسری ہلالی عید

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ اکتوبر میں ختم ہے ۱۱ اکتوبر کا پرچہ وی پی کیا جائیگا اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو براہ مہربانی والپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہو۔ خاکسار منیجر

۸۰	۹۱۵	۹۴۸	۱۲۵۹
۱۲۶۹	۱۷۷۴	۱۷۷۸	۱۹۴۸
۲۰۴۷	۲۰۶۳	۲۰۶۴	۲۰۷۱
۲۰۷۶	۲۰۸۲ ۲۰۸۳	۲۱۱۳	۲۱۶۷
۲۲۵۲	۲۲۵۵	۲۲۷۷	۲۴۸۲
۲۴۸۳	۲۴۸۴	۲۴۸۵	۲۴۸۶
۲۴۸۷	۲۴۸۸	۲۴۸۹	۲۴۹۰
۲۴۹۱	۲۴۹۲	۲۴۹۳	۲۴۹۴
۲۴۹۵	۲۴۹۶	۲۵۰۱	۲۵۰۲
۲۵۰۳	۲۵۰۴	۲۵۰۶	۲۵۰۷
۲۵۰۸	۲۵۱۰	۲۵۱۱	۲۵۱۳
۲۵۱۵	۲۶۴۷	۲۷۲۱	۲۷۴۰
۲۷۴۱	۲۷۴۷	۲۷۴۹	۲۷۵۷
۲۷۶۱	۲۷۷۲	۲۸۷۷	۳۵۲۱
۳۵۲۲	۲۹۴۷	۲۷۲۱	۲۷۴۰

تصحیح

گذشتہ پرچہ میں مولوی ابراہیم صاحب کے خط کے شروع میں مدینہ منورہ سے روانگی کی تاریخ ۴ رمضان لکھی گئی ہے وہ غلط ہے اس کو ناظرین ۲ رمضان سمجھیں (ایڈیٹر)

جہادوید۔ مصدقہ دھرم شاستر وید سے جہاد کا ثبوت آریوں کا رد قیمت ۲ منیجر

مقدمہ سیتا کنڈ کے ملزموں میں سے دو فریق میں ۱۲ آدمی بالکل رہا ہو گئے۔ اور فریق مخالف کو تین تین سال قید کی سزا ہوئی۔ انا للہ۔ انکی اپیل کلکتہ ہائیکورٹ

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

خواجہ کمال الدین ولایت میں

خواجہ کمال الدین وکیل لاہور مرزا صاحب قادیانی کے راسخ مریدوں سے ہیں۔ آپ کو تبلیغ اشاعت کا بہت شوق ہے ہاں چونکہ آپ عربی نہیں جانتے مگر شوق اشاعت میں آپ تقریریں خوب کرتے ہیں گو آپ مرزائی ہیں مگر زمانہ شناس بھی پورے ہیں اسلئے ہندوستان میں جس جس مقام پر آپنے آجتک تقریریں کی ہیں کبھی بھولے سے بھی قادیانی مشن کا نام نہیں لیا آجکل اخبارات میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ آپ انگریزی ولایت انگلستان وغیرہ کو تبلیغ دین کی غرض سے گئے ہیں ہم خواجہ صاحب کی متانت اور قابلیت سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ولایت میں بھی قادیانی مشن کا ذکر نہ کرینگے ورنہ نہ تو اسکا ذکر مفید ہوگا نہ خواجہ صاحب کی عزت ہوگی کیونکہ قادیانی مشن اپنی سچائی کے دلائل ایسے رکھتا ہے کہ آفتاب آمد دلیل آفتاب محض اشاعت اسلام کے لحاظ سے ہم بھی خواجہ صاحب کے سفر کو مبارک سمجھتے ہیں اور اون کے حق میں دعا کرتے ہیں۔ بسلامت روی و بازآئی ؏

آریہ گزٹ اور پرکاش

لاہور کا آریہ گزٹ بڑی متانت کا مدعی ہے مگر بغور دیکھا جائے تو یہہ متانت اوس کی اپنے ہندو بھائیوں کے حق میں کام آتی ہے مسلمانوں کی دل آزاری میں وہ بھی ہندوستان اخبار سے کم نہیں۔ ۱۲۔ ستمبر کے پرچہ میں اوس نے ایک نوٹ شائع کیا ہے جسکا مطلب ہے کہ ہندو لوگ مسلمان یا عیسائی کیوں ہوتے ہیں یہ تو ہر ایک قومی اخبار کا حق ہے کہ اپنے مذہب کی فضیلت بتلائے مگر یہ کیا غضب کہ فضیلت جتلانے میں کذب بیانی کا ارتکاب کر جائے نہ صرف کذب بیانی بلکہ تاریخ دنیا خصوصاً تاریخ ہند کو سمندر کی تہ میں ڈبو دیا۔ پہلے تو آپ لکھتے ہیں:-

"آجتک جتنے ہندو مسلمانی یا عیسائی دہرم میں داخل ہو چکے ہیں ان میں ہم کو ایک بھی پاک مثال ایسی نہیں ملتی جو محض دہرم کی خاطر نہیں شامل ہوا ہو"

یہ ایک ایسا دعوےٰ ہے جو صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کو نو مسلموں کے حالات سے بالکل خبر نہو۔ مذہب کی خاطر کسی مذہب میں داخل ہونے کی علامت یہ ہے کہ بعد داخلہ وہ اوس مذہب کی ہدایات کا پورا پابند ہو کر اوسکے ماتحت زندگی گذارے۔ ہم نے ایسے نو مسلم بہت سے دیکھے ہیں جن کو دیکھکر ہمیں اون کی پرہیزگاری پر رشک آتا تھا۔ شیخ محمد جمیل صاحب اکونٹنٹ امرتسری مولوی شیخ عبد اللہ صاحب منشی شیخ محی الدین لاہوری شیخ منشی سعد اللہ صاحب لودہانوی۔ منشی محمد حسین صاحب پنشنر لودہانوی مولوی محمد سعید صاحب بنارسی شیخ محی الدین صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام لاہور مولوی شیخ عبد الرحمن صاحب بسی مولوی محمد صاحب مصحح مطبع انصاری دہلی وغیرہ ان کے سوا اور بہت سے لوگ ہیں جن کا شمار مشکل ہے یہ لوگ ایسی پاک زندگی گذارتے رہے ہیں کہ آریہ سماج کے شدہ شدگان میں (بجز مہاشہ دہرمپال کے) ایک بھی ایسا نہیں۔ مہاشہ دہرمپال کو ہم نے اسلئے مستثنیٰ کیا ہے کہ وہ بے شک ایسی ترقی پر پہنچا ہے کہ اوس کے ساتھ کوئی نو مسلم لگا نہیں کھا سکتا کیونکہ اوس کو کھلم کھلے الہام ہوتے ہیں مگر افسوس کہ آریہ سماج نے اوس کی قدر نہیں کی بلکہ اوس کو شریر اور کیا کیا القاب بخشے کیوں اس لئے کہ ؎

اہل جوہر کی وطن میں گر فلک کرتا قدر
لعل کیوں اس ملک میں آتے بدخشاں چھوڑ کر

دوسرا دعوےٰ ایڈیٹر صاحب، آریہ گزٹ نے اس سے بھی عجیب کیا آپ لکھتے ہیں:-

"محمود غزنوی اور اس کے بعد اورنگ زیب زمانے کی تو تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ کس جابرانہ روش سے ہندو لوگوں کو زبردستی **اسلامی غار** میں گرایا گیا۔ جن نیک آتماؤں نے دہرم رکھشا کے خیال سے اندھے کنوئیں گرنے سے انکار کیا ان پر کس قسم کے جور و ستم روا رکھے گئے"

ہمیں فاضل ایڈیٹر کی تاریخ دانی پر حیرت ہے کہ اتنا بڑا دعوےٰ اونہوں نے کیسے کیا۔ ہم اپنے قصور علم کا اعتراف کرتے ہوئے التماس کرتے ہیں کہ ان دونوں زمانوں کی کسی معتبر تاریخ سے ایسے واقع کا ثبوت دیں کہ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ یا غازی اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نے فلاں شخص یا فلاں قوم کو جبراً مسلمان کیا تھا۔ یہ یاد رہے کہ پوچھنے والا علم تاریخ اور فلسفہ تاریخ سے بھی واقف ہے جسکا اظہار اوس وقت کیا جائیگا جب آپ اپنے دعوے کا ثبوت دینگے۔ ورنہ ہم سمجھیں گے کہ ایسا دعوےٰ بھی آریہ سماج کی معمولی ڈینگوں میں سے ایک ڈینگ ہے جو وہ دیگر امور کی بابت لگایا کرتی ہے۔

پرکاش کا ذکر ہم نے اس لئے کیا ہے کہ گذشتہ ایام میں میرا ایک لیکچر لاہور کی ایک سوسائٹی نے اخبار زمیندار میں درج کرایا تھا تو اوس میں گورو کل کی نسبت ظلمت کدہ لکھدیا تھا اسپر پرکاش کا جوشیلا آریہ اڈیٹر اس قدر جوش میں آیا کہ جبتک اوس نے ہم کو صاف صاف نہ کہلوا لیا کہ ہم نے یہ الفاظ نہیں کہے ہیں راضی نہوا (ملاحظہ ہو اہلحدیث ۹۔ اگست) مگر اب وہ اپنے بھائی آریہ گزٹ میں اسلام کے حق میں یہ الفاظ (خشک ریگستان سیکنڈ ہینڈ۔ اسلامی غار۔ اندھا کنواں۔ تاریک غار وغیرہ) نہایت ہتک آمیز اور دل آزار سنکر ایسا خاموش ہے کہ اوس کے کان پر جوں بھی نہیں رینگی۔

اخبار زمیندار کا فاضل ایڈیٹر اور جوشیلا مسلمان تو امرتسر کے منروالا ج کے جلسہ میں ہندوؤں کے سامنے وعدہ کر چکا ہے کہ میں آئندہ کو ہندوؤں کے برخلاف نہ لکھوں گا وہ تو اس لئے جواب دینے سے بھی خاموش ہے مگر وہ یاد رکھے یہ اوس کا وعدہ حقی پاشا صدر اعظم ترکی کے وعدہ سے کم مضرت رسان نہو گا +

شریعت و طریقت قابل دید رسالہ ہے قیمت ۱ر منیجر

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

تصحیح

فتوے نمبر ۳۵۰ ۔ از مولانا مرزا ضمیر الدین خان صاحب ۔ از دہلی

اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۱۲ ستمبر بجواب سوال نمبری ۳۵۰ تحریر ہے کہ ایسی دعوت نکاح میں شریک ہونا جائز ہے جہاں فسق و فجور و بدعت ہو اس واسطے نگارش ہے کہ یہ جواب درست نہیں۔ بلکہ شریک ہونا ناجائز ہے از روئے دلائل مفصلہ ذیل:۔

اول حدیث سنن ابن ماجہ عن علی رض قال صنعت طعاما فدعوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فجاء فرای تصاویر فرجع اور اسی واسطے باب اس طرح منعقد کیا ہے اذا رای الضیف منکرا رجع یعنے حضرت علی نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی حضور وہاں تشریف لے گئے اور وہاں تصاویر دیکھیں تو واپس آئے

دوم روایت ترمذی و ابو داؤد عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اول ما دخل النقص علے بنی اسرائیل انہ کان الرجل یلقی الرجل یاھذا اتق اللہ ودع ما تصنع بہ فانہ لا یحل لک ثم یلقاہ من الغد وھو علی حالہ فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ وشریبہ وقعیدہ فلما فعلوا ذالک ضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض مختصراً۔

سوم ۔ حدیث مرویہ طبرانی من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یجلس علے مائدۃ یشرب علیھا الخمر مختصراً۔ یعنی بنی اسرائیل میں اول یہی آفت آئی کہ اول تو ایک دوسرے کو گناہ سے روکتے تھے اور پھر اون کے ساتھ کھانے پینے اور بیٹھنے میں شریک ہوجاتے تھے اور دوسری روایت کا مطلب ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان لائے تو اوس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب پی جاتی ہو ۔ بغرض اختصار ترجمہ اور عبارات کو بہت مختصر کردیا اوسکا خلاصہ یہی ہے کہ ایسی صحبت میں شریک ہونا نہ چاہیئے ۔ امید ہے کہ اہل علم بھی اس معاملہ میں کچھ لکھینگے ۔ والسلام

س نمبر ۳۶۴۔ سونے کی انگوٹھی وغیرہ مرد کو پہننی جائز ہے یا نہیں اور سونے کے بٹن جو قمیص وغیرہ میں لگائے جاتے ہیں از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں کیونکہ بٹن وغیرہ کپڑے کے اوپر رہتے ہیں ننگے بدن پر نہیں لگتے ۔ (رحمت اللہ ٹھیکیدار چونہ ڈیرہ دون)

ج نمبر ۳۶۴۔ بموجب حدیث شریف سونا مرد کو پہننا حرام ہے بٹن ہوں یا زیور ۔ اور داخل غریب فنڈ

س نمبر ۳۶۵۔ نماز جنازہ و نماز عیدین کی ہر تکبیر کے ہمراہ رفع الیدین کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۶۵۔ جائز ہے بقول مولوی عبد الحی صاحب مرحوم لکھنوی امام ابو حنیفہ کا بھی اس میں ایک قول ہے (حاشیہ شرح وقایہ)

س نمبر ۳۶۶۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین خصوصاً مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی و مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی و مولوی ابو الوفاء صاحب امرتسری و مولوی ابو محمد عبد الوہاب صاحب دہلوی و مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری و مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی و مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی و مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی و مولوی محمد علی صاحب لکھنوی و مولوی عبد الرحمن صاحب بڑہی مالوی و مولوی ولی محمد صاحب صوفی فتوحی والوی (فیروزپوری) صاحبان سے عموماً تمام ناظرین اخبار اہلحدیث صاحبان سے سوال ہے کہ ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے اور نماز کبھی کبھی پڑھتا ہے مگر تارک بہت ہے اور صوم رمضان جو بحالت سفر یا مرض کے قضا رکھے اون کی قضا ادا نہیں کرتا بلکہ فاتحہ خلف الامام کو بہت برا جانتا ہے آمین رفع الیدین کو از حد استہزاء کرتا ہی اور شادی میں بکثرت رسومات کرتا ہے سہرہ سہرا بہی باندھنا ضروری جانتا ہے گانا بجانا آتشبازی وغیرہ رسومات کرتا ہے اور قبرستان میں جا کر کسی پیر یا ولی کی قبر پر جا کر بوس کنار کرتا ہے اور قبر والوں کو مشکل کشا جانتا ہے اور قبر پر مٹھائی لغیر اللہ تقسیم کرتا ہے عرس کرتا ہے اور مولود شریف کرتا ہے قیام کرتا ہے بلکہ قیام فرض جانتا ہے اور روح مبارک سرور کائنات صلعم کو حاضر ناظر جانتا ہے اور داڑھی منڈاتا ہے (یا کترتا ہے) اور مونچھیں لمبی رکھتا ہے لباس بھی غیر مشروع ہے بلکہ اہلحدیثوں کو سخت برا جانتا ہے فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو استہزا کرتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان مذکورہ کاموں سے منع کرے تو طریقہ نبوی وسلفی کو استہزا کرتا ہے اگر کوئی عالم آجاوے تو وعظ یا لیکچر میں شخص مذکور کو مشرک یا کافر یا فاسق یا منافق کا فتوے دیتے ہیں مگر جب شخص مذکور عالم مذکور کی دعوت کرتا ہے تو دعوت میں خود جانور ذبح کرکے کھانا کھلاتا ہے عالم مذکور کھانا خوشی سے یعنے ذبیحہ شخص مذکور کا کھاتا ہے تو سب مسلمان سے یہ سوال ہے کہ شخص مذکور مسلمان ہے یا مشرک ہے تو ذبیحہ حلال ہے یا حرام ہے؟ جواب قرآن مجید یا حدیث شریف سے ہو۔

ج نمبر ۳۶۶۔ کلمہ گو مشرک ہے مگر ذبیحہ اوسکا جائز ہے جبتک کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے۔ اور علماء بھی جو لکھینگے درج کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۳۶۷۔ رفع یدین نماز میں بعد رکوع سنت ہے یا مستحب ہے اور حدیث کرنے نہ کرنے کی کیونکر ہے؟

ج نمبر ۳۶۷۔ سنت مستحب وغیرہ یہ اصطلاحات جدیدہ ہیں اصل تو یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رفعیدین کی مولانا اسمٰعیل شہید قدس سرہ نے تنویر العینین میں جو طریقہ اختیار کیا ہے اوس سے پایا جاتا ہے کہ اون کے نزدیک مستحب ہے

س نمبر ۳۶۸۔ زیر ناف ہاتھ باندھنا اور سینہ پر باندھنا یہ احادیث کیونکر ہے اور کونسی حدیث کے تعمیل میں زیادہ ثواب ہے؟

ج نمبر ۳۶۸۔ زیر ناف باندھنے کی روایت مرفوع صحیح نہیں سینے پر باندھنے کی مرفوع ہے (مرفوع آنحضرت کے قول و فعل کو کہتے ہیں آنحضرت کا قول و فعل سب سے اعلےٰ و افضل)

س نمبر ۳۶۹۔ التحیات میں علی النبی پڑھیں یا ایہا النبی پڑھیں تو کس نیت پر پڑھیں؟

ج نمبر ۳۶۹۔ صحیح بخاری میں ہے کہ بعد انتقال آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ السلام

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

رپورٹ واعظان اہلحدیث کانفرنس

رپورٹ مولوی نور محمد صاحب ۸ شعبان - ۲۳ جولائی سے ۲۹ شعبان - ۱۳ اگست تک مقامات ڈیرہ بسی کوہ کالکا۔ نیچور (علاقہ پٹیالہ) بخشی والا بنگا۔ بوڑاں والا بیلہ - سارنگ پور۔ تھانہ بندہ وغیرہ مقامات میں دورہ کیا اکثر مقامات کے لوگ بے نمازی رغافل اور بے علم تھے - وعظ کا اثر ہوا - کئی بے نماز نماز پڑھنے لگ گئے گو بعض مقامات کے اہلحدیثوں کی باہمی شکر رنجی بھی دور کرائی - بہت سے لوگوں نے کانفرنس کے اس کام کو اچھی نظر سے دیکھا - اور زبانی بھی تعریف کی لیکن چندہ دینے میں کوئی حوصلہ نہ کیا -

رپورٹ مولوی عبد الحکیم صاحب ۳ شعبان ۱۸ - جولائی سے ۲۸ - شعبان ۱۲ - اگست تک مقامات بھانڈہ - کھیرلا - لاڈیکا - پنگری - سینده گڑھ ضلع متھرا - حسن پور - کانپور - جیور - گودہولہ - نیمکا - کوسی - بیں جو ضلع گوڑگانوہ - بھرت پور - متھرا کے مضافات میں دورہ کیا - حالات وعظ و کیفیت باشندگان دیہات انہی کے قریب ہے جو اوپر بیان ہوئی -

رپورٹ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ۹ شعبان ۲۰ جولائی سے ۳۰ شعبان ۱۴ اگست تک مقامات ہٹورہ اجودھیا گنج - جان بخش کا پورہ - بہادر پور - لاڈ کا پورہ ملکا - سوائت - الہ آباد - جبلپورہ - سیونی چھپارہ کانیواڑہ - امریہ - بامنہواڑہ - کانیواڑہ میں جو ضلع الہ آباد - پرتاب گڑھ - جبلپور - سیونی سے متعلق ہیں وعظ کئے - لوگ عموماً اہلحدیث ہیں - نماز روزہ کے پابند خصائل حمیدہ رکھتے ہیں - غیر اہلحدیث لوگ البتہ شرکیہ مراسم کے پابند نظر آتے ہیں - اصلاح کی امید قوی ہے -

مولوی عبد الرزاق صاحب کی رپورٹ ۲۱ - جولائی سے ۶ - اگست تک مقامات بوندریاست جیند وسبہا رنجور میں دورہ کیا - مقام اول کے بعض مسلمان لوگ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں بعض نہیں ہیں لیکن کوشش سے ہوسکتے ہیں - آخرالذکر مقام میں سارا شہر حنفی ہے (اگر لوگ جتی نہیں ہیں) ایک اہلحدیث مدرسہ کی ضرورت ہے -

دعائے صحت ہمارا ایک دوست اہلحدیث جس کا نام حاجی معراج الدین ہے عارضہ تپ دق سے عرصہ دو ماہ کا ہوا سخت علیل ہے اور بہت نیک آدمی ہے سب صاحبان سے درخواست ہے کہ برائے مہربانی دعا شفا خداوند باری تعالےٰ سے کیا کریں - الراقم عبد المجید درزی شہر فیروزپور -

میدان طرابلس کے چشم دید حالات ایک انگریز نے (جو فرانسیسی رسالہ الستراسیون کا نامہ نگار ہے) لکھے ہیں۔ میں نے عثمانی لشکر گاہ میں اس سرے سے اوس سرے تک گشت لگایا مجاہدین نے شہر بنغازی سے ۱۰ کوس کے فاصلہ پر ایک شہر سا آباد کر رکھا ہے جہاں مجاہدین معہ اہل وعیال بود و باش رکھتے ہیں - لیکن اطالوی اپنے جہازوں کے سائے میں سہمے کھڑے ہیں ورنہ ہیں یہ حال ہے کہ غازی انور بے نہایت خوش اخلاقی سے پیش آئے - عرب لوگ غازی انور کے عاشق ہیں - مجاہدین کی تعداد دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے عرب لوگ بہادری میں ترقی کرتے ہیں لیکن اطالوی بجائے شجاعت کے دن بدن بزدلی میں ترقی کرتے جاتے ہیں - امن وامان اس قدر ہے کہ بیس بیس ہزار اشرفیاں انور بے دو دو سپاہیوں کے ہاتھ بھیجتے ہیں تو راستے میں ایک پائی تک کا نقصان نہیں ہوتا - ہم نصرانی المذہب مسلمانوں میں بے خوف و ہراس لڑائی کے ایام میں پھرتے ہیں کوئی ہماری طرف غبار آلود آنکھ سے نہیں دیکھتا "

طرابلسی عرب بچے کا سبق ایک روز ایک چھوٹے بچے کی انگلی پکڑ کر انور بے نے دریافت کیا - بیٹا کل کا سبق یاد کیا ؟ بچے نے کہا بہت عمدہ - فرمایا سناؤ تو - بچہ فوراً سنانے لگا یہ وطن طرابلس الغرب ہے - کوئی انسان وطن کی حفاظت بغیر راحت و آرام کا مزا نہیں چکھ سکتا - دشمن اٹلی ہے اور دل کو اس وقت تک صبر و قرار نہیں آسکتا جب تک کہ دشمن کو نیچا نہ دکھائے - ہمارے والد بزرگوار سلطان محمد خامس ہیں - اور رضائے والد و رضائے خدا اور رسول کا چولی دامن کا ساتھ ہے "

حضور خدیو مصر اور نامہ نگار ٹیمپو نا لندن سے واپسی کے دوران میں ٹرینیونا کے جلیف نے اپنا نامہ نگار خدیو مصر کی خدمت میں ارسال کیا جس سے بطریق سوال و جواب حسب ذیل گفتگو ہوئی -

سوال - کیا آپ فرماسکتے ہیں کہ نوجوان مصریوں کے غیر معمولی جوش و خروش کے متعلق وزارت لندن کے کیا خیال ہیں ؟

جواب - مجھ سے اس بارہ میں کوئی گفتگو نہیں ہوئی - مگر ممکن ہے کہ حکومت لندن اس حرکت کو اہمیت دیتی ہو - کیونکہ وطن پرست گروہ میں اس حکومت کے کثیر التعداد جانی دشمن موجود ہیں - اور وہ مشہور کر رہے ہیں کہ ہم آخری دم تک مقابلہ کریں گے -

سوال - اس حرکت وطنی کی غرض اور علت غائی کیا ہے ؟

جواب - میں خیال کرتا ہوں کہ علت غائی خدمت وطن ہے - تمام اہالی مصر وطن کے بہی خواہ اور سچے خدمت گزار ہیں مگر طریق خدمت میں اختلاف ہے -

سوال فی الحال مصر کی اقتصادی کیفیت کیسی ہے ؟

جواب - مصر کی اقتصادی حالت بہت اچھی ہے محصول بخوبی وصول ہو رہا ہے - تجارت و زراعت میں اہالی مصر نے سنین گذشتہ میں حیرت انگیز ترقی کی ہے -

سوال کیا لندن تشریف لیجانے سے پیشتر آپ آستانہ علیہ میں بھی قیام پذیر ہوئے تھے ؟

جواب - ہاں میں آستانہ میں ٹھہرا تھا - جلالت مآب سلطان المعظم اور آپکے وزرا نہایت خندہ پیشانی سے ملے - میرا قابل قدر خیر مقدم ہوا - مگر میں باب عالی کی اور اپنی گفتگو اخبارات کو نہیں بتا سکتا - دوران جنگ میں مصر کا سیاسی مرکز نہایت نازک اور دقیق رہا - کیونکہ گو ہم دولت علیہ کے تابع ہیں مگر برضامندی دولت علیہ غیر جانبداری پر مجبور ہیں - ہمیں نہایت افسوس ہے کہ مصر طرابلس - برقہ - بنغازی میں

ریاست کوٹہ راجپوتانہ میں ملکی ترقی کے آثار - بہت سی کارآمد چیزیں جنگل ریاست مذکورہ میں پیدا ہوتی تھیں اور اُن کا کوئی خبر گیر نہ تھا موجودہ

ہمارے عرب بھائی کام آرہے ہیں اور ہم بغیر جانب داری پر مجبور ہیں۔

سوال۔ دول یورپ مسئلہ صلح میں دخل دیں گی یا نہیں۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

مراکو میں فرانسیسیوں کی درگت

لندن ۱۹ ستمبر۔ رباط اور فاس کے درمیان ایک فرانسیسی دستہ فوج پر عربوں نے حملہ کیا۔ ۹ فرانسیسی مارے گئے اور ۳۰ زخمی ہوئے۔ حملہ آور بعد میں پسپا کر دیئے گئے۔

بحیرۂ روم

لندن ۱۹ ستمبر۔ فرینچ اور جرمن اخبارات میں بحیرۂ روم کے مسئلہ پر جو مناظرہ ہو رہا ہے اوس کے سلسلہ میں جرمن اخبارات فرینک فرٹر زیٹنگ اس دلچسپ انکشاف کا ذمہ وار ہے کہ اٹلی نے اس خوف سے کہ بحیرۂ روم ایک انگریزی و فرانسیسی جھیل کی شکل میں منتقل کیا جا رہا ہے ۱۹۱۲ء میں اتحاد ثلثہ کی تجدید کو اس مطالبہ کے ساتھ مشروط کر دیا کہ بحیرۂ روم میں اوس کے اغراض و مقاصد کا ذمہ اوٹھایا جائے اور یقین کیا جاتا ہے کہ اس تجویز کو جرمن گورنمنٹ نے بنظر استحسان دیکھا۔ (سلطنت برطانیہ ابھی خاموش ہے)

جاپانیوں میں ہری کری (خود کشی) کا دستور

گرینڈ جنکشن کالوریڈو ۱۰ ستمبر۔ ۵۰ جاپانیوں نے ایک خفیہ جلسہ منعقد کر کے اس غرض سے قرعہ اندازی کی کہ جس کے نام قرعہ پڑے وہ مکاڈو کی وفات کی تقریب پر ہری کری کرے۔ پولیس نے مجمع کو منتشر کر دیا اور لیڈروں کو گرفتار کر لیا۔

ٹوکیو۔ ۱۹ ستمبر۔ جرنیل نوگی نے جو مثال قائم کی ہے اس کے اتباع میں متعدد جاپانیوں نے خود کشی کر لی اور بھی کچھ لوگ خود کشی کرنا چاہتے تھے لیکن پولیس نے انہیں روک دیا (اسلام خودکشی کا سخت مخالف ہے)

رام چند سب پوسٹ ماسٹر اکال گڑھ کے مقدمہ کی سماعت ۲۶ ستمبر کو ہوگی۔ ملزم لکڑی چرانے کے جرم میں ماخوذ ہے۔ گنگا بشن سنگھ اور چرن داس اسٹیشن ماسٹر کے خلاف جن پر بھی جرم عاید ہے استغاثہ کی شہادت پیش ہو رہی ہے۔ ضمانت کے لئے گنگا بشن کی درخواست نامنظور کی گئی ہے۔

اخبار انگلش مین لکھتا ہے "کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جبکہ ہندوستان کے اخبارات میں تعلیم کے نام سے کوئی نہ کوئی مطالبہ نہیں کیا جاتا اب عام طور پر اس مطالبہ نے یونیورسٹی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ میسور میں بھی یونیورسٹی کی خواہش پیدا ہو گئی ہے جہاں ایک کمیٹی نے یہ رپورٹ پیش کی ہے کہ میسور میں سکونتی اصول پر ایک یونیورسٹی قائم کی جائے مجوزہ یونیورسٹی میں تعلیم کے مختلف شعبوں کی تکمیل کے لئے تیس سے چالیس لاکھ روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ یونیورسٹی کا مسئلہ عنقریب میسور گورنمنٹ کے سامنے پیش کیا جائیگا۔

اطالوی مایوسی

اطالوی سپاہ کو اطمینان ہو گیا ہے کہ ہم اسی زمین میں نامراد سڑ گل کر مر جائیں گے اور اٹلی کی فرحت افزا زمین دیکھنی نصیب نہ ہوگی بہت سے فوجیوں نے اپنے یاس و بیقراری کی کیفیت اپنے ہموطنوں تک پہونچانے کی کوشش کی مگر ناکام رہے اطالوی مدبرین کی نگرانی ان چٹھیوں کو ہضم کر گئی۔

اطالوی متمنی ہیں کہ طرابلس کے ریتلے ملک کی بجائے نیپولی یا وینس جیسے معمولی مقامات کے بازاروں اور دوکانوں میں سسک سسک کر دم توڑ دیں مگر ایسے نصیب کہاں کہ اس سرزمین تک پہونچ سکیں۔"

غازی ادہم پاشا اطالوی سواحل میں

المؤید اپنی یکم اگست کی اشاعت میں رقمطراز ہے "کہ غازی ادہم پاشا کے مصر پہنچنے ہی کے وقت سے اطالوی آپ کے فکر میں رہے۔ مصر میں اطالوی قونصل خانہ نے آپ کی نقل و حرکت پر انتہا سے زیادہ نگرانی کی۔ جاسوس سایہ کی طرح پیچھے لگے رہے اطالوی مدبرین نے روز و شب کو اس فکر میں ایک کر دیا کہ آپ کو اسیر کر کے دنیا میں اپنے فخر کا ڈنکا بجائیں مگر طبروق میں غنیم کا قافیہ تنگ کرنے والا شجاع مرد میدان اطالوی کوڑ مغزوں کے جال میں کب آ سکتا تھا۔ آپ نے وہ چال چلی کہ اطالوی بزدلوں کے گھر میں ہو آئے اور کسی کو پتہ تک نہ ہوا۔ چنانچہ بیروت کا اخبار "الاحوال" اپنی ۱۲ شعبان کی اشاعت میں رقمطراز ہے "بطل الطبروق غازی ادہم پاشا اسکندریہ سے مرسیلیا گئے۔ اور مرسیلیا سے اطالوی ساحل جنوا میں تشریف فرما ہوئے۔ اور تھوڑے دن آپ وہاں قیام پذیر بھی رہے۔ تبدیل آب و ہوا اور صحت کے درست ہونے کے بعد روانہ بیروت ہوئے اور بیروت میں بھی آپ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ آپکا بڑی تزک و احتشام سے خیر مقدم ہوا۔

درنہ میں اطالویوں کی بے سود گولہ باری

اطالوی اپنی عادت قدیم کے مطابق بڑی بڑی سنگین توپوں سے جو حال ہی میں روما سے بھیجی گئی ہیں۔ درنہ میں برابر گولہ باری کرتے رہتے ہیں۔ مگر بے فائدہ۔ اطالوی گولہ یا تو وادیوں میں بیکار پھٹتے ہیں اور کسی مجاہد کا بال تک بیکا نہیں کرتے یا ریت میں دھس کر رہ جاتے ہیں۔ عثمانی شہر کے قرب و جوار کے مستحکم مقامات پر قابض ہو گئے ہیں۔ پہاڑی اور چھوٹی توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ شہر پر روز آتشباری ہوتی رہتی ہے۔ عثمانی گولوں نے شہر کی بعض عمارتیں منہدم کر دی ہیں۔ اطالوی سپاہ منہدم مقامات کو چھوڑ کر پیچھے کی طرف ہٹ گئی ہے۔ اطالوی اسپر قلعوں اور برجوں میں پناہ گزین ہیں۔ باہر نکلنے کی تاب نہیں مگر اندر ہی سے بے سود گولہ باری میں مصروف رہتے ہیں۔

حالات طرابلس

اخبار برلینر تاغ ٹنگ کا نامہ نگار میدان جنگ سے لکھتا ہے کہ عرب مجاہدین اطالوی آتشباری کی ذرا پروا نہیں کرتے۔ بلکہ جوش مسرت میں اکثر بہادرانہ گیت گاتے رہتے ہیں۔ گو اطالوی مورچوں سے معسکر عثمانی کچھ زیادہ دور نہیں۔ مگر عرب بے خوف و خطر بدستور سابق بیع و شری میں مصروف ہیں۔ انہیں پروا تک نہیں۔ زیادہ تر یہاں شتر مرغ کے پروں کی تجارت ہوتی ہے۔ جو وسط سوڈان سے آتے ہیں۔ چنگی کا بیان ہے کہ سن رواں کی اول سہ ماہی میں چنگی کی آمدنی تیس لاکھ بائیس ہزار پیسے اور امید کی جاتی ہے کہ جنگ کی وجہ سے تجارت میں کمی کی بجائے زیادتی ہوتی جائے گی۔

گرفتاری

پانچ سات روز کا عرصہ ہوا جبکہ نوٹوں سے بھرے ہوئے چار صندوق ریلوے پولیس حیدرآباد دکن نے گرفتار کئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ مدار الامراء کے علاقہ پائیگاہ سے ان کا تعلق ہو۔ یہ صندوق ریل کے ذریعہ بمبئی جا رہے تھے

AsliAhleSunnet.com

برقی سٹ یعنی مردمی کا بکس

وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں یا فواحشات ومسکرات سے اپنی طاقت گنوا کر دنیا کی لذات سے محروم رہ گئے ہوں ان کیلئے خوشخبری ہے کہ ہمارا طاقت کا بکس علاوہ دور کرنے کمزوری طاقت جسمانی کے قوائے تناسل کو اصلی حالت پر لے آتا ہے ہمارا طاقت کا بکس بفضل خدا گئی گذری قوت کا از سر نو بحال کریگا۔ بڑھاپے میں عالم شباب کا نظارہ نظر آجائیگا رقت۔ جریان۔ سرعت انزال ول مہر کی سستی کاہلی۔ پژمردگی۔ عضو مخصوص میں کجی نرمی لاغری وغیرہ امراض کیلئے ہمارا برقی سٹ آزمائیں اور دیکھیں کہ حکیم شافی نے اسمیں کس غضب کی تاثیر رکھی ہے جسکے استعمال سے کئی بے اولاد سے با اولاد بنگئے ہیں طاقت کے بکس میں تین شیشیاں ہیں نمبر(۱) کے استعمال سے سست رگوں کا پانی بلا تکلیف خارج ہو جاتا ہے نمبر(۲) کی مالش سے عضو مخصوص میں قوت پیدا ہوتی ہے نمبر(۳) خوردنی ہے جس کے استعمال سے تمام اندرونی نقائص رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی بکس ۳ ؎ روپے

دو پیسے کے ٹکٹ آنے پر طبی مشورہ مفت

اکسیر چشم

یہ اکسیر جنگل کی جڑی بوٹیوں سے مرکب ہے جو آشوب۔ سرخی چشم۔ دھند غبار۔ جالا۔ پڑبال ورم ٹیس خارش ککرے پانی بہنا۔ ضعف بصارت وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ فی تولہ عمر

بال اڑانیکا پوڈر

جو زائد از ضرورت بالوں کو آناً فاناً اڑا دیتا ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ عمدہ اجزاء سے مرکب ہے قیمت ۲ اونس ۶؍

روغن بہار

یہ روغن بالوں کو معطر بنانیکے علاوہ لمبے اور گھنے بناتا ہے۔ بے وقت سفید ہونے سے بالوں کو بچاتا ہے قوت دماغ کے لئے تریاق اعظم ہے اس کے استعمال سے جہاں بال نہیں وہاں پیدا ہو جاتے ہیں فی شیشی عمر

درد سر نصف

درد سر کیسا ہی تکلیف دہ مرض ہے مگر ہماری دوائی جو کھانے اور لگانے سے مستعمل ہے زیادہ تشریح کی محتاج نہیں اسکے استعمال سے چشم زدن میں فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ عصر

جوہر معدنیات ۱؍ ۵۲

طبی کتب کے ناظرین اس کے بے شمار فوائد سے واقف ہیں چند فوائد اس جگہ بھی درج کئے جاتے ہیں۔ اعلےٰ درجہ کا مقوی۔ مبہی ہے سرعت۔ جریان کو دفع کرتا ہے۔ دمہ۔ کھانسی ریزش اور ابتدائی سل ودق کو از مفید ہے۔ چوٹ لگجائے تو دورتی کھالینے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ جد جلاخ دو رتی کھالینے سے طاقت زائل نہیں ہوتی۔ از الش خون کیلئے اکسیر ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔ بدن کو فربہ اور پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے قوت دماغ کے لئے تریاق اعظم ہے۔ لطف یہ کہ بچے بوڑھے اور جوان مرد وعورت کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے قیمت فی چھٹانک عہ زیادہ کے خریدار کو محصولڈاک معاف

مندرجہ بالا تمام ادویات کی بہت شہادتیں ہیں لیکن اسجگہ بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہو سکتیں

المشتہر

منیجر دواخانہ شفاء الامراض قلعہ سٹریٹ امرتسر

عمدہ اور قابل دید کتابیں

تاریخ عثمانی

یہ تاریخ سلطنت ٹرکی کی نہایت عمدہ اور مکمل تاریخ ہے۔ بعض بزرگوں نے انگریزی کتابوں کی مدد سے ترک سلاطین کی تاریخ شائع کی ہے لیکن یہ کتاب ایک معتبر مصری مسلمان فاضل مصنف کی عربی کتاب "حقائق الاخبار عن دول البحار" سے اردو میں ترجمہ کیگئی ہے۔ اور اسکی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے ترکوں کی بحری تاریخ کو مفصل بیان کیا ہے اور بتلایا ہے کہ ترکوں نے کیا کیا عظیم الشان فتوحات حاصل کی ہیں۔ عثمان اول سے آخری عثمان سلطان محمد خامس تک ۴۰ بادشاہوں کی رنگین تصویریں بھی ہیں۔ صفحات علاوہ تصاویر ۷۰۶۔ قیمت صمہ

تاریخ عرب

ملک عرب کی مکمل تاریخ جسمیں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت سے خیر القرون خلافت راشدہ تک خلافت بنی امیہ خلافت عباسیہ۔ اندلس کی آخری اسلامی اور پریشان وشوکت سلطنت کے حسرت نصیب خاتمہ تک کے حالات ہیں صفحات ۳۲۴ قیمت عہ

تاریخ مراکش

افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست سلطنت مراکش کی مفصل تاریخ مراکو کے سلاطین کی شاندار حالات عربی سے اردو میں ترجمہ کیگئی ہے۔ بحری تاریخ صفحات ۲۰۸ عمہ

نصف قیمت کی رعایت

حبیبی حمائل شریف مترجم

(مترجمہ شاہ عبد القادر صاحب دہلوی)

طول ۵ انچ۔ عرض ۳ انچ نصف صفحہ عربی نصف اردو ہیلی فہرست آخر میں لغات القرآن بطور فرہنگ عربی اور ترجمہ نیز آیات کو نمبر سورتوار دیئے گئے ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ جلد نفیس مضبوط ایسی حمائل پہلے کبھی نہیں طبع ہوئی قیمت اصلی ۱۲؍ رعایتی عہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

تازہ شہادت

یہ حمائل ایسی عمدہ ہے جو ایک بار منگاتا ہے۔ وہ اسکی زیادہ جلدیں طلب کرتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

جناب مولوی محمد نور الدین صاحب بن علم غلام صاحب مرحوم نرساپور ضلع گشنا سے تحریر فرماتے ہیں۔

آپکا ارسال کردہ حمائل شریف کل کے روز ملا بہت ممنون کیا۔ مہربانی فرماکر دو عدد حمائل شریف بذریعہ وی پی ارسال فرماویں۔ ۲۴۔ اگست ۱۹۱۳ء

خیر الدین باربروسہ

عالم اسلام کا عظیم الشان امیر البحر ۳؍

کریم اللغات اردو

مع اضافہ وترمیم کامل جس میں اصل سے ایک ہزار کے قریب ضروری الفاظ زیادہ کئے گئے ہیں۔ اردو خوان اصحاب کو اردو زبان میں اردو فارسی عربی کے جو مشکل الفاظ پیش آتے ہیں قریباً ان سب کے معانی وتشریحات درج ہیں۔ نہایت مفید اور کارآمد کتاب ہے۔ ۶؍

تحفۃ النساء

ایک مسلمان لیڈی ڈاکٹر کی تصنیف ہے اس کتاب میں فاضلہ مصنفہ نے عورتوں کے تمام امراض حیض۔ حمل۔ وضع۔ اسقاط حمل اور انکے امراض مع علاج بزبان اردو لکھے ہیں۔ ہر ایک شائل گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے۔ ۱۲؍

ضروری انگریزی الفاظ یعنے انگریزی زبان کے جو الفاظ آجکل اردو اخبارات میں بکثرت استعمال کئے جاتے ہیں ان کے معانی وتشریحات اخبار بینوں کیلئے نہایت مفید کتاب ہے۔ ۶؍

پیغمبر نمبر اخبار زمیندار اخبار زمیندار کا وہ خاص نمبر اور رنگین پرچہ جسمیں پیغمبر عربی حضرت محمد صلعم کی مبارک زندگی کے مقدس حالات پر ہندوستان کے شعراء اور زبردست اہل قلم کے مضامین اور نظمیں درج ہیں قیمت ۲؍

مندرجہ بالا کتابیں اس پتہ سے طلب کریں:۔ **صاحب دائرہ علمیہ محلہ قلعہ امرتسر۔ پنجاب** (محصولڈاک بذمہ خریدار)

AsliAhleSunnet.com

تازہ شہادات

جناب ڈاکٹر عبدالعزیز خانصاحب ناصری گنج سے تحریر فرماتے ہیں:۔ از راہ کرم مومیائی ایک پاؤ بذریعہ وی پی بہت جلد عنایت فرمادیں ممنون ہونگا قبل ازیں جو مومیائی آپنے ارسال فرمایا تھا اس سے ہمارے کئی مریضوں کو فائدہ ہوا ۔ یکم اگست

جناب مولوی عبد الطاہر صاحب چترال سے رقمطراز ہیں ۔ آپنے جو تین چھٹانک مومیائی ارسال فرمایا انمیں سے ایک چھٹانک ہم نے خود استعمال کیا اور ایک مولوی صاحب کو دیا ۔ مگر اللہ کے فضل سے سب کو ہفتہ کے اندر فائدہ ہوا الحمد للہ ۔ آپکا معاملہ اشتہاری نہیں بلکہ نہایت ہی ایمانداری کا ہے بقول مولوی صاحب جل شانہٗ آپکے کاروبار میں برکت غیبی عطا فرمائیگا ۔ یکم اگست ۔

جناب قاضی عظیم الدین صاحب گوالیاری بمبئی سے لکھتے ہیں ایک چھٹانک مومیائی منگایا فائدہ ہوا ایک پاؤ اور بھیجدیں ۔

مومیائی

خون پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ۔ ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے ۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ۔ اون کیلئے اکسیر ہے ۔ دو چار دنمیں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو فربا و ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے ۔ چوٹ لگجائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے ۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے ۔ مرد ۔ عورت ۔ بچے ۔ بوڑھے اور جوان کو یکسان مفید ہے ۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے

قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ ۔ آدھ پاؤ کی ۱؎ پاؤ بھر کی ۲؎ مع محصولڈاک وغیرہ ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ ۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ۔

مومیائی ہمیشہ اس پتہ سے طلب کیا کریں

پروپرائٹر دی میڈلین ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تازہ شہادات

جناب حسن خانصاحب سوداگر جالندھر سے لکھتے ہیں کہ میں نے آپکے یہاں سے دو چھٹانک مومیائی منگایا ۔ از حد فائدہ ہوا ۔ اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا ۔ اب میرے دوستوں کیلئے ایک پاؤ بذریعہ وی پی بھیجدیں ۔ ۵ ۔ اگست ۱۹۱۲ء

جناب مولوی محمد عبد الرحمن صاحب سونا کھڑ بھنبھر سے تحریر فرماتے ہیں ۔ مومیائی بے نظیر دوا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آب زمزم کی خاصیت اسمیں بھری ہوئی ہے ۔ دو چھٹانک مومیائی اور بذریعہ وی پی بہت جلد بھیجدیں ۔ ۔ اگست

جناب عبد الستار صاحب ڈھکیر آگرہ سے لکھتے ہیں ۔ ایک چھٹانک مومیائی منگا کر اپنے دوست محمد حسین کو دیا جس سے اس کو فائدہ ہوا اب ایک چھٹانک میرے شاگرد سید عبد الکریم کے نام وی پی بھیجدیں ۔ ۱۵ ۔ اگست ۱۹۱۲ء

ہمیشہ سچائی کا بیڑا پار ہے ۱۷/۵۲

جوب مبارک درد کہنہ ۔ سرفہ ۔ ضیق النفس ۔ تپ دق کہنہ کے لئے اکسیر ہے ۱۲؍

سرمہ منور چشم چشم کے امراض جالا ۔ دھند ۔ غبار ۔ ککرے ۔ پانی بہنا ۔ پڑبال ۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کے لئے از حد مفید ہے ۔ فی تولہ ۸؍

دوائی چنبل نہایت مفید ہے ایک یا ڈیڑھ ہفتہ کے استعمال سے ہمیشہ کیلئے دکھ سے نجات ملتی ہے ۔ قیمت بہت قلیل یعنے فی ڈبیہ ۸؍

دوائی جریان ۔ رقت منی حرارت بول و حرارت مثانہ کے لئے از حد مفید ہے ۔ گرم مزاجوں کے لئے اکسیر ہے ۔ ۱۲؍

جوب لاثانی ۔ سرد مزاجوں کے لئے اکسیر ہے ۔ سرعت انزال ۔ رقت منی اور دیگر امراض کی عام شکایات کیلئے لاثانی ثابت ہوئی ہے ۔ بدن کو تیار کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸؍

جوب بواسیر ۔ بادی ۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے ۔ قیمت ۱؎

المشتہر حکیم خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ راملاں امرتسر

سیرۃ البخاری امام المحدثین امام بخاری کی بے نظیر سوانح عمری قابل دید کتاب ہے ۔ قیمت ۸؍

حیات صلاح الدین فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین کی سوانح عمری صلیبی لڑائیوں کی مفصل تاریخ قیمت فی نسخہ ۱؎

تقابل ثلاثہ توریت ۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ دکھا کر بدلائل قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے ۔ مع محصولڈاک ۸؍

صحیفہ محبوبیہ قادیانی مشن کے رسالہ صحیفہ آصفیہ کی تردید میں قابل دید رسالہ ۲؍

اجتہاد و تقلید مسئلہ اجتہاد و تقلید کی عجیب و غریب بحث نیا رسالہ ۔ قیمت صرف ۳؍

المشتہر مینیجر اہلحدیث امرتسر

مفید عام اسٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبد العزیز پرنٹر نے چھاپا اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے شائع کیا ۔

AsliAhleSunnet.com